REGD. E. P. NO 861

رجسٹرڈ ای۔ پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ ۲ر

تواریخ اشاعت
۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۵ || ۱۴ر تبلیغ ۱۳۳۵ھش - ۲ ۲رجمادی الثانی ۱۳۷۵ھ ۱۴ر فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۶

# مادی ماحول میں روحانیت کی آواز

امرتسر میں منعقدہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے ملک کے اکناف سے نمائندگان کانگرس ایک کثیر تعداد میں تشریف لائے تا وہ سب مل کر ملک کی بہبودی اور سربلندی کی تجاویز سوچ سکیں اور پھر ان پر عمل پیرا ہو کر بھارت واسیوں کو ترقی کی منزل تک پہنچائیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک کے نیتاؤں کی ایسی کوششیں خوش کن نتائج پیدا کر رہی ہیں۔ اور ہمارا ملک پہلے سے کہیں زیادہ آگے نکل چکا ہے۔ لیکن بھارت کی پرانی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ پراچین کال میں ملک کی یہ ترقی صرف مادی ذرائع اور اسباب سے نہ تھی بلکہ اس زمانہ کے رشیوں اور اوتاروں کے حالات سے واضح ہوتا ہے کہ اس ترقی کو حاصل کرنے اور پائیدار بنانے میں بھارت کا روحانیت کی طرف متوجہ ہونا بھی تھا۔ پس آج بھی دونوں اسباب کو کام میں لانے کی اشد ضرورت ہے۔

ہمارے ملک کی خوش قسمتی ہے کہ روحانی برکت و نور کا چشمہ اس ملک میں بلکہ شہر امرتسر کے بہت قریب ہی صرف چھتیس میل کے فاصلہ پر قادیان میں ظاہر ہوا اور دنیا کے گوشہ گوشہ سے روحانیت کے پیاسے اس کی طرف دوڑے آ رہے ہیں۔

وہ موعود اقوام عالم اور آخری زمانہ کا مصلح اور اوتار جس کا سب مذاہب اور قومیں مختلف ناموں کے ساتھ اپنی نجات اور ترقی کے لئے انتظار کر رہی تھیں ایک ہندوستانی کے وجود میں ظاہر ہوا جس کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ آپ نے ہر شخص کو روحانیت کے سرچشمہ یعنی زندہ خدا کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے بنی نوع انسان سے اپنی سچی ہمدردی کا ان الفاظ ذکر فرمایا:-

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے سونے کی ایک کان نکالی ہے ... اور مجھے خوش قسمتی سے چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ میں اپنے ان تمام بنی نوع (انسان) بھائیوں میں وہ تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے وہ ہیرا کیا ہے؟

## سچا خدا

اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا پس اس قدر دولت پا کر یہ سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع انسان کو اس سے محروم رکھوں"۔

(اربعین ص۳)

چونکہ آپ کا اپنا تعلق اپنے پرماتما سے کامل تھا اور اسی کے الہام سے آپ نے مخلوق خدا کو اسی کے آستانہ کی طرف بلایا اس لئے آپ نے اپنے آنے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ اور دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال کے ذریعہ سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگاؤں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے"۔

(لیکچر سیالکوٹ)

اسی طرح آپ نے فرمایا:-

"خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی سے اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا اور قدیم اور غیر متغیر ہے اور کامل تقدس اور کامل علم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔ اسی تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں جو میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کروں۔

اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کی تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کے رو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں۔ اسلئے ان روحوں نے مجھ سے دشمنی کی جو سچائی کو نہیں چاہتیں مگر میں نے چاہا کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے نوع انسان کی ہمدردی کروں"۔ (مسیح ہندوستان میں ص۱۱)

پس اس جذبہ ہمدردی کے ماتحت جماعت احمدیہ نے ایسے موقعہ پر جبکہ کے ملک کے نیتا اس کی ترقی کیلئے مادی اسباب

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت میں موصول ہونے والی اطلاعات حسب ذیل ہیں:-

ربوہ ۴ر فروری۔ آج صبح صحت کے متعلق دریافت فرمانے پر حضور نے فرمایا:-

طبیعت اچھی ہے۔ (الحمد للہ)

۶ر فروری۔ فرمایا:- کل طبیعت تکان کے باعث خراب ہو گئی تھی۔ اس وقت اچھی ہے (الحمد للہ)

۷ر فروری۔ فرمایا:- طبیعت اچھی ہے (الحمد للہ)

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

### (نیز)

ربوہ ۷ر فروری۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ نیز محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی سے اطلاع مظہر ہے کہ آپ کی طبیعت بھی آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے۔ اور دمہ وغیرہ کی تکلیف بڑی حد تک دور ہو چکی ہے۔ اور گھبراہٹ میں بھی افاقہ ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں

## جلسہ یوم مصلح موعود

### بتاریخ ۲۰ر فروری ۱۹۵۶ء

جیسا کہ نظارت کی طرف سے قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ ۲۰ر فروری کی مبارک تاریخ پر تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ پر پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے جلسہ کریں اور بعد انعقاد جلسہ ہذا مرکزی دفتر میں اس کی مفصل رپورٹ ارسال کریں۔

اس کی مناسبت سے اس پرچہ میں بعض مضامین بھی اخبار میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ جلسہ کے موقعہ پر ان سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

# پیشگوئی مصلح موعود

یعنی

# زندہ خدا کا ایک زندہ نشان

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

انسان جسم اور روح کا مرکب ہے۔ ہمارے خالق و مالک نے جس طرح ہمارے جسم کی نشوونما کے لئے ظاہری سامان معیشت پیدا فرمائے ہیں۔ اسی طرح اُس نے ہماری روح کی غذا کے سامان بھی بہم پہنچائے ہیں۔ جس طرح پہلے وقتوں کا بویا ہوا اناج اس وقت کام نہیں دیتا بلکہ ہر زمانہ میں خدا تعالےٰ اپنی قدرت کے ساتھ نیا غلّہ پیدا فرماتا ہے۔ اسی طرح ہماری روح کی پرورش کے لئے ہر زمانہ میں اس کے رُوحانی مصلحین اور ریفارمر آتے رہے ہیں۔ اور دنیا پر کبھی ایسا وقت نہیں آسکتا کہ ظاہری جسم کے بڑھنے کے سامان تو موجود ہوں مگر روحانیت کو بڑھانے اور پورا کرنے کے ذرائع مفقود ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب میں آخری زمانہ کے اندر ایک مقدس وجود کے آنے کی پیشگوئی موجود ہے جس کے لئے ایک عرصہ سے روحانی دنیا میں انتظار ہو رہی ہے۔ سو مبارک ہو کہ خدا کا وہ فرستادہ قادیان کی مقدس سرزمین میں پیدا ہوا۔ اُس نے بروقت دنیا کو اپنے آنے کی خبر دی۔ اور اپنے اندر روحانی تغیر پیدا کر کے خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی دعوت دی کیونکہ اسی سے انسانی زندگی کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اور انسان کو جیتے جی گوہرِ مقصود مل جاتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مامور ہونے کے ساتھ ہی صداقت قرآن، صداقت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ثابت کرنے کے لئے براہین احمدیہ کی تصنیف شروع کی۔ چونکہ یہ ایک ضخیم کتاب تھی۔ اس لئے حضور نے بامرِ الٰہی ایک اشتہار شائع کیا جس کی بعض عبارتیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عاجز مؤلف براہین احمدیہ حضرت قادر مطلق جل شانہٗ کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ نبی ناصری اسرائیلی (مسیح) کی طرز پر کمال مسکینی فروتنی و غربت و تذلل سے اصلاح خلق کے لئے کوشش کرے۔ اور ان لوگوں کو جو راہ راست سے بے خبر ہیں۔ صراطِ مستقیم (جس پر چلنے سے حقیقی نجات حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی عالم میں بہشتی زندگی کے آثار اور قبولیت اور الوہیت کے انوار دکھائی دیتے ہیں) دکھادے ......

بالفعل بغرض اتمام حجت یہ خط (جس کی ۲۰۰۰ کاپی چھپوائی گئی ہے) مع اشتہار انگریزی (جس کی آٹھ ہزار کاپی چھپوائی گئی ہے۔ شائع کیا جائے اور اس کی ایک ایک کاپی بخدمت موقر پادری صاحبان پنجاب و ہندوستان و انگلستان وغیرہ بلاد (جہاں تک ارسال خط ممکن ہو) جو اپنی قوم میں خاص طور پر مشہور اور معزز ہیں۔ اور بخدمت معزز برہمو صاحبان اور آریہ صاحبان و نیچری صاحبان و حضرت مولوی صاحبان (جو وجود خوارق و کرامات سے منکر ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس عاجز پر بدظن ہیں ارسال کی جائے۔"

(۲) "یہ تجویز نہ اپنے فکر و اجتہاد سے قرار پائی ہے بلکہ حضرت مولا کریم کی طرف سے اس کی اجازت ہوئی ہے۔ اور بطور پیشگوئی یہ بشارت ملی ہے کہ اس خط کے مخالف (جو خط پہنچنے پر رجوع بھی نہ کریں گے) ملزم و لاجواب و مغلوب ہو جائیں گے۔"

(۳) "اصل مدعا خط جس کے ابلاغ سے میں مامور ہوا ہوں یہ ہے۔ دینِ حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے۔ صرف اسلام ہے۔ اور کتاب حقانی جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے۔ صرف قرآن ہے اس دین کی حقانیت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوا آسمانی نشانوں (خوارق و پیشگوئیوں) کی شہادت بھی پائی جاتی ہے۔ جس کو طالبِ صادق اس خاکسار (مؤلف براہین احمدیہ) کی صحبت اور صبر اختیار کرنے سے بمعائنہ چشم تصدیق کر سکتا ہے"۔

(۴) "آپ کو اس دین کی حقانیت یا اُن آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک ہو تو آپ طالبِ صادق بن کر قادیان میں تشریف لائیں اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت میں رہ کر ان آسمانی نشانوں کا بچشم خود مشاہدہ کریں۔"

(۵) "اس امر کا خدا کی طرف سے وعدہ ہو چکا ہے جس میں تخلف کا امکان نہیں۔ اب آپ تشریف نہ لائیں تو آپ پر خدا کا مواخذہ ہوگا۔"

(۶) "اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا۔ اس دو سو روپیہ ماہوار کو اپنی شایانِ شان نہ سمجھیں۔ تو اپنے ہرج اوقات کا عوض یا ہماری وعدہ خلافی کا جرمانہ جو آپ اپنی شان کے لائق قرار دیں گے ہم ان کو بشرط استطاعت قبول کریں گے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۱۱ تا ۱۴)

اس اشتہار کے شائع ہونے پر قادیان کے چند ہندو آریہ حضرات نے ایک خط لکھا جس میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا:۔

(۱) جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری خط بھیجے ہیں۔ کہ جو طالبِ صادق ہو اور ایک برس تک ہمارے پاس آکر قادیان میں ٹھہرے۔ تو خدا تعالےٰ اس کو ایسے نشان در بارہ اثبات حقیت اسلام ضرور دکھائے گا۔ کہ جو طاقتِ انسانی سے بالاتر ہوں گے۔ سو ہم لوگ جو آپ کے ہمسایہ اور ہم شہری ہیں۔ لنڈن و امریکہ والوں سے زیادہ تر حقدار ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں قسمیہ بیان کرتے ہیں جو ہم طالبِ صادق ہیں ....... ہم لوگ ایسے نشانوں پر کفایت کرتے ہیں۔ جن میں زمین و آسمان کے زیر و زبر کرنے کی حاجت نہیں اور نہ قوانین قدرتیہ کے توڑنے کی کچھ ضرورت۔ ہاں ایسے نشان ضرور چاہئیں۔ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں جن سے معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشور بوجہ آپ کی راستبازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے۔ اور قبولیت دعا سے قبل از وقوع اطلاع بخشتا ہے۔ یا آپ کو اپنے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کرتا ہے۔ اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے۔ یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے۔ جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے ...... اور رسال جو نشانوں کے دکھانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ابتدائے ستمبر ۱۸۸۵ء سے شمار کیا جاویگا جس کا اختتام ستمبر ۱۸۸۶ء کے اخیر تک ہو جائے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۵۲ تا ۵۵)

## خط کا جواب

مندرجہ بالا خط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک چٹھی لکھی۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے۔ مجھ کو ملا ....... بہ تمام تر شکر گزاری اس کے مضمون کو قبول منظور کرتا ہوں۔ اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آپ صاحبان ان عہدوں کے پابند رہیں گے۔ کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں۔ تو ضرور خدا قادر مطلق جل شانہٗ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو ......

.... اور چونکہ آپ لوگ شرط کے طور پر کچھ روپیہ نہیں مانگتے۔ صرف دلی سچائی سے نشانوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس طرف سے بھی قبولِ اسلام کے لئے شرط کے طور پر آپ سے کچھ گرفت نہیں۔ بلکہ یہ بات بقول آپ لوگوں کے توفیقِ ایزدی پر چھوڑی گئی ہے۔ اور اخیر پر دلی جوش سے یہ دعا ہے کہ خداوند قادر کریم و رحیم ہم میں اور ان میں سچا فیصلہ کر۔ اور تو ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور کوئی نہیں کہ بجز تیرے فیصلہ کر سکے۔ آمین ثم آمین۔

(تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۵۳ و ۵۴)

جس کے بعد لالہ شرمپت صاحب ساکن قادیان نے "اعلان" کے نام سے اشتہار دے کر فریقین کے اس اقرار و عہد کا اظہار کر دیا اور دونوں تحریریں شائع کر دیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کا اس سے قبل ہی ۱۸۸۴ء میں ارادہ تھا کہ آپ قادیان سے باہر تشریف لے جا کر کہیں چلہ کشی فرمائیں۔ چنانچہ اول آپ نے سوجان پور جانے کا ارادہ فرمایا۔ مگر پھر حضور کو اس سفر کے متعلق الہام ہوا کہ "تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی"۔ چنانچہ اوائل جنوری ۱۸۸۶ء میں حضور ہوشیار پور میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں شیخ مہر علی صاحب کے مکان پر چلہ کشی کی اور بعد چلہ کشی مورخہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں اسی زبردست پیشگوئی کا ذکر فرمایا جو خدا تعالےٰ کی طرف سے رحمت کا نشان قرار پائی ہے۔ چنانچہ اس عظیم الشان پیشگوئی کی غرض الہام الٰہی میں ہی بایں الفاظ بیان کی گئی ہے:۔

"قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ (۱) جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور (۲) وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا (۳) دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور (۴) تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور (۵) باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا (۶) لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا (۷) وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا (۸) وہ انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفےٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور (۹) مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

اس عبارت میں نشان کردہ نو اغراض ہیں جو اس عظیم الشان پیشگوئی کی بیان کی گئی ہیں جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے اشتہار اور آریہ ساہوکاروں کے خط کے اجمال کی تفصیل ہیں۔ اس کے بعد وہ عظیم الشان پیشگوئی ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے:۔

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

# خطبہ جمعہ

## "آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج" (المسیح الموعود علیہ السلام)

# یورپ کے سائنسدان اب حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کو ان کی الوہیت کی دلیل قرار نہیں دیتے

## یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور نشان ہے کہ دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ صداقتوں کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہی ہے!

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۳ر فروری ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

(خطبہ نویس سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج مجھے

### لنڈن سے ایک خط

آیا ہے جو میر داؤد احمد کی طرف سے آیا ہے اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے۔ کہ اب ہماری مسجد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے علمی طبقہ کے لوگ آنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مس پیری نے جو غالباً ڈاکٹر ہیں۔ کیونکہ آگے چل کر خط میں ذکر آتا ہے کہ انہوں نے کہا میں جس کالج میں پڑھاتی ہوں۔ اور جس ہسپتال میں میں کام کرتی ہوں اس میں کام کرنے والے ڈاکٹروں نے مجھے اس بات پر مبارکباد دی ہے۔ اور مجھ پر رشک کیا ہے کہ مجھے مسجد لنڈن میں لیکچر کے لئے بلایا گیا ہے ہماری مسجد میں اس بات پر لیکچر دیا ہے۔ کہ عورت کے ہاں بغیر مرد کے بھی بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اب دیکھو وہی انگلستان جو دنیا میں عیسائیت کی تبلیغ کا مرکز تھا۔ اس میں ایسے لوگ پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ جو

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کی تصدیق

کر رہے ہیں۔ بغیر باپ کے بچہ پیدا ہونا غیروں کے لئے تو الگ رہا۔ خود احمدیوں کے ایک طبقہ کے لئے بھی ناقابل تسلیم امر تھا۔ اور وہ اسے سنت اللہ کے خلاف خیال کرتے تھے۔ گو اس اعتراض کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دیا ہے کہ وہ کونسا انسان ہے جس نے ساری سنت اللہ کا احاطہ کر لیا ہو۔ جب کسی انسان کو بھی خدا تعالیٰ کی ساری سنتوں کا علم نہیں تو تم یہ نہ کہو۔ کہ یہ امر سنت اللہ کے خلاف ہے بلکہ یہ کہو کہ سنت اللہ کا جس قدر ہمیں علم ہے۔ یہ بات اس کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔ مگر اب اسی بات کو جو آج سے کئی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کی تھی خود عیسائی مان رہے ہیں۔ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ احمدیت کے مخالفوں پر کتنی ضربیں پڑتی ہیں۔

### پہلی ضرب

تو عیسائیت پر پڑتی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح چونکہ بن باپ پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے وہ انسان نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بیٹے تھے۔ لیکن اب عیسائی ڈاکٹر ہی کہہ رہے ہیں۔ کہ کسی بچہ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا کوئی معجزہ نہیں۔ بلکہ سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ بغیر مرد کے بھی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور جب عورت بغیر مرد کے بھی بچہ جن سکتی ہے تو اس وجہ سے کہ مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ ان کا خدا تعالیٰ کے بیٹے ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

پس

### سائنسدانوں کا یہ انکشاف

عیسائیت پر ایک تبر ہے۔ پھر یہ انکشاف ان مسلمانوں پر بھی ایک تبر ہے۔ جو کہتے تھے کہ مسیح علیہ السلام جبریل کے نفخ روح سے پیدا ہوئے تھے۔ جب بچہ بغیر باپ کے بھی پیدا ہو سکتا ہے تو جبریل کو حضرت مریم میں نفخ روح کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ آخر بات وہی نکل آئی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہی تھی۔ کہ انسان کی

### پیدائش بغیر انسان کے بھی ممکن ہے

اور بغیر باپ کے پیدا ہونے والا انسان انسان ہی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا بیٹا نہیں بن جاتا اور پھر اس سے قانون قدرت بھی نہیں ٹوٹتا۔ گویا سائنس کے اس انکشاف سے عیسائیوں، غیر احمدیوں اور غیر مبایعین تینوں پر بڑی بھاری ضرب پڑتی ہے عیسائیوں پر اس لئے کہ وہ کہتے ہیں۔ مسیح علیہ السلام چونکہ باقی انسانوں کے خلاف بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ غیر احمدیوں پر اس لئے کہ

### ان کا عقیدہ ہے

کہ مسیح علیہ السلام جبریل کے نفخ روح سے پیدا ہوئے تھے۔ غیر مبایعین پر اس لئے کہ ان کا خیال ہے کہ مسیح کا بغیر باپ کے پیدا ہونا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ گویا اس نئے انکشاف نے مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے متعلق تمام تھیوریوں کو غلط ثابت کر دیا۔ اور صرف وہی تھیوری باقی رہ گئی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کی تھی۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے لئے نہ خدا تعالیٰ کو یہ ضرورت تھی کہ جبریل علیہ السلام کو حضرت مریم کے پاس نفخ روح کے لئے بھیجے۔ نہ ان کا

### بغیر باپ کے پیدا ہونا

ان کی خدائی کا ثبوت ہے۔ اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ بے شک کہنے والے بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ زمانہ کی ایک رَو تھی جس کے باعث یہ بات پیش کی گئی تھی لیکن اگر یہ بات زمانہ کی ایک رَو کا ہی نتیجہ ہوتی۔ تو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض مرید ہی اس نظریہ کا کیوں انکار کر دیتے۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس تھیوری کے خلاف نہایت سخت مضمون لکھا ہے۔ لیکن اب خود سائنسدانوں نے ان کے

### عقیدہ کو غلط ثابت کر دیا ہے

اس سے پہلے مجھے ڈھاکہ سے بھی ایک اخبار کا کٹنگ آیا تھا۔ جس میں یہی ذکر تھا۔ اور اب لنڈن سے خط آیا ہے کہ ایک ڈاکٹر نے تقریر کی ہے۔ کہ بغیر باپ کے پیدا ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں پہلے یہی سائنسدان اس بات پر ہنسی اُڑایا کرتے تھے۔ کہ مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے کس طرح پیدا ہو گئے۔ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا نہیں مانتے تھے۔ بلکہ سمجھتے تھے۔ کہ مسیح علیہ السلام کی بغیر باپ کے پیدائش کا قصہ ہی غلط ہے۔ لیکن اب خدا تعالیٰ نے خود سائنسدانوں کا دماغ اس طرف پھیر دیا ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدائش کو ممکن کہنے لگ گئے ہیں۔

### مجھے یاد ہے

شروع شروع حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کو بھی اس بارہ میں تردد تھا۔ اور آپ فتمثل لھا بشرا سویا سے یہ مراد لیتے تھے۔ کہ ممکن ہے حضرت مریم علیہا السلام نے کسی نیک اور فرشتہ سیرت انسان سے شادی کر لی ہو۔ جس کے نتیجہ میں حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے ہوں۔ ایک دفعہ بچپن کے زمانہ میں میں نے ایک مضمون لکھا جس میں میں نے اس تھیوری کا ذکر کر دیا۔ میں نے لکھا کہ خدا تعالیٰ کی کئی تدبیریں ہیں۔ جن کا ظہور اس دنیا میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ میں نے اس وقت کسی قدر علم حیوانات کا مطالعہ کر لیا تھا۔ اس لئے

### میں نے مثال دی

کہ تجربہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ بعض جانور ایسے ہیں جو درمیان سے کٹ جائیں۔ تو ان کا ہر حصہ علیحدہ علیحدہ ترقی کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نے مجھے فرمایا۔ میاں تم ابھی بچے ہو۔ تم ان باتوں میں مت پڑو۔ لیکن اب جوں جوں سائنس ترقی کرتی جاتی ہے۔ دنیا انہی باتوں کی طرف آ رہی ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اس کے دیئے ہوئے علم کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے کئی سال قبل بیان فرمائی تھیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے

### بغیر باپ کے پیدا ہونے کا واقعہ

قرآن کریم میں موجود ہے۔ مگر اس سے علماء نے یہ دھوکا کھایا۔ کہ انہوں نے مسیح علیہ السلام کو ایسا وجود قرار دے دیا۔ جو باقی انبیاءؑ سے ممتاز اور مس شیطان سے پاک تھا۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ سارے انبیاء ہی مس شیطان سے پاک ہوتے ہیں۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام کو اس لحاظ سے دوسرے انبیاءؑ پر کوئی امتیاز حاصل نہیں۔ لیکن بعض مسلمان علماء نے اسے اچنبھے کی پیدائش قرار دے دیا۔ اور عیسائیوں نے بن باپ پیدائش کو ان کی خدائی کا ثبوت قرار دے دیا۔ پھر بعض لوگ ایسے پیدا ہوئے۔ جنہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ بن باپ پیدائش قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ لیکن

### اب جو نئی رَو چلی ہے

وہ اس بات کی تصدیق کرتی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی تھی۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور نشان ہے۔ کہ وہ دنیا کو آپ کی بیان فرمودہ صداقتوں کی طرف لا رہا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ ؎

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

چنانچہ اب

### احرارِ یورپ

میں سے کچھ تو آہستہ آہستہ اپنے بلند بانگ دعاوی کو چھوڑ رہے ہیں۔ اور کچھ ان باتوں کو جو

جو اس سے قبل انہیں غیر قدرتی نظر آتی تھیں۔ قانونِ قدرت میں شامل کر کے مذہب کی طرف آ رہے ہیں۔ گویا دنی فتدلّٰی کی سی کیفیت پیدا ہو رہی ہے یعنی سائنسدان اوپر کی طرف چڑھ رہا ہے۔ اور مولویوں نے جو مبالغہ کا رنگ مذہب پر چڑھا دیا تھا۔ وہ اتارا جا رہا ہے۔ بہر حال

### یہ خدا تعالےٰ کا بہت بڑا نشان ہے

جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے تھوڑا عرصہ بعد ہی جبکہ آپ کے دیکھنے والے ابھی موجود ہیں ظاہر کیا ہے۔ جو خیالات سینکڑوں سال سے چلے آ رہے تھے انہیں اب مٹایا جا رہا ہے۔ اور حیرت آتی ہے کہ کس طرح دنیا خدائی باتوں کی تصدیق کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ یہی خبر اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان الفاظ میں دی تھی۔ کہ ازلفت الجنۃ للمتقین (شعراء ع ۵) کہ آخری زمانہ میں جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔ یعنی

### اللہ تعالےٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا

کہ مذہبی باتیں لوگوں کی سمجھ میں آنے لگ جائیں گی۔ اور سائنس مذہب کی جو مخالفت کر رہی ہے۔ وہ آپ ہی آپ ختم ہو جائے گی۔ اس طرح متقی لوگوں کے لئے جنت کا حصول بہت آسان ہو جائے گا۔

## بعض بزرگان کی وفات

(۱) مکرم چوہدری محمد علی خاں صاحب۔ آف کریالہ (جالندھر) سیکرٹری انجمن چک ۲۶ اسلام آباد تحصیل پھالیہ (گجرات) مورخہ ۱۲ر جنوری کو وفات پا گئے۔

(۲) حضرت حاجی محمد صدیق صاحب پٹیالوی جو صحابی تھے اور ۱۹۱۱ء سے ۱۹۴۷ء تک بسلسلہ ملازمت دہلی میں مقیم رہے۔ بعمر قریباً نوے سال ۲۹ر جنوری کو کراچی میں وفات پا گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۱ر جنوری کو ربوہ میں جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ نے اسّی سال کی عمر میں فریضۂ حج ادا کیا تھا۔ آپ عابد۔ زاہد اور تہجد کا التزام رکھنے والے اور صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھے۔

(۳) مکرم سید محمد عبد اللہ صاحب پھلوری حال چک جھمرہ جو صحابی تھے وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب سب کی مغفرت و بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمانے کیلئے دعا فرمائیں۔

# خطبۂ نکاح

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرمودہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۵ء بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ

امسال جلسہ سالانہ ربوہ کے مبارک ایام میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی افتتاحی تقریر سے قبل بعض نکاحوں کا اعلان فرمایا تھا جن میں حضور کی اپنی صاحبزادی سیدہ امۃ المتین صاحبہ سلمہا اللہ کا نکاح بھی شامل ہے۔ حضور نے اس بابرکت موقعہ پر جو خطبہ ارشاد فرمایا وہ افادۂ احباب کے لئے اخبار میں شائع کرتے ہوئے دعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان نکاحوں کو مبارک کرے۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کے لئے اعلےٰ درجہ کے ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے۔

آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

افتتاحی کلمات اور دعا سے پہلے میں

### نکاحوں کا اعلان

کرنا چاہتا ہوں۔ عام طریق کے مطابق تو نکاح ۲۹ر دسمبر کو ہوا کرتے ہیں۔ مگر ان نکاحوں میں کچھ مستثنیات ہیں۔ ایک تو یہ کہ ایک نکاح میری اپنی لڑکی امۃ المتین کا ہے۔ جو سید محمود احمد ابن میر محمد اسحٰق صاحب رضؓ سے قرار پایا ہے۔ دوسرے عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی لڑکی عزیزہ امۃ الحی کا نکاح ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور سے قرار پایا ہے۔ تیسرے امۃ الوحید بیگم بنت مرزا شریف احمد صاحب کا نکاح عزیزم مرزا خورشید احمد صاحب ابن مرزا عزیز احمد صاحب سے قرار پایا ہے۔ چوتھے امۃ الحفیظ صاحبہ بنت چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کا نکاح خواجہ سرفراز احمد صاحب ابن خواجہ عبد الرحمٰن صاحب سیالکوٹ سے قرار پایا ہے۔ پانچویں یہ نکاح بھی

### خصوصیت رکھتا ہے

کیونکہ ایک پاکستانی لڑکی ایک انڈونیشین واقف کے ساتھ بیاہی جانے والی ہے یعنی امۃ النصیر بیگم بنت مولوی محمود نقی صاحب کا نکاح صالح شبلی صاحب ابن سلیمان شبیبی انڈونیشیا سے قرار پایا ہے۔ صالح شبیبی ایک مخلص انڈونیشین نوجوان ہیں۔ اور عربی النسل ہیں۔ وہ انڈونیشین بھی ہیں اور عرب بھی ہیں۔ یہاں ربوہ میں عرصہ تک پڑھتے رہے ہیں۔ اب وہ دلّی میں اپنی انڈونیشین ایمبیسی میں ملازم ہیں۔ اور زندگی بھی انہوں نے وقف کی ہوئی ہے۔ چھٹا نکاح سیدہ ناصرہ خاتون بنت ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب میجر انور احمد سے قرار پایا ہے۔ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب ایک نہایت ہی پرانے احمدی خاندان میں سے ہیں۔ ان کے والد سید فضل شاہ صاحب حضرت صاحب کے نہایت ہی سرگرم صحابی تھے۔ اور خاص طور پر حضرت صاحب کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اور اکثر قادیان میں آتے جاتے تھے۔ سید ناصر شاہ

صاحب اوورسیر جو بعد میں ایس۔ ڈی۔ او۔ ہو گئے تھے ان کے بھائی تھے۔ ان میں بھی بڑا اخلاص تھا۔ اور وہ بھی حضرت صاحب کو بہت پیارے تھے۔ اور وہ

### اپنے اخلاص کی وجہ سے

اپنے بھائی کو کہا کرتے تھے۔ کہ کام کچھ نہ کرو۔ قادیان جا کے بیٹھ رہو۔ حضرت صاحب سے ملاقات کیا کرو۔ مجھے کچھ ڈائریاں بھیجدیا کرو۔ کچھ دعاؤں کے لئے کہتے رہا کرو۔ اخراجات میں بھیجا کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنے بھائی کی مدد کرتے رہتے تھے۔ محض اس وجہ سے کہ وہ قادیان میں حضرت صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں۔

مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک وحی جس کے شروع میں الضحٰی آتا ہے۔ اور جو خاصی ایک رکوع کے برابر ہے۔ وہ ایسی حالت میں نازل ہوئی۔ جبکہ حضرت صاحب کے درد گردہ کی شکایت تھی۔ اور وہ آپ کو دبا رہے تھے۔ گویا ان کو یہ ایک خاص فضیلت حاصل تھی۔ کہ ان کی موجودگی میں دباتے ہوئے حضرت صاحب پر وحی نازل ہوئی۔ اور وحی بھی اس طرز کی تھی۔ کہ کلام بعض دفعہ اونچی آواز سے آپ کی زبان پر بھی جاری ہو جاتا تھا۔

### مجھے یاد ہے

ہم چھوٹے بچے ہوتے تھے۔ کہ ہم بے احتیاطی سے اس کمرہ میں چلے گئے۔ جس میں حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے اوپر چادر ڈالی ہوئی تھی۔ اور سید فضل شاہ صاحب مرحوم آپ کو دبا رہے تھے۔ ان کو محسوس ہوتا تھا کہ وحی ہو رہی ہے۔ انہوں نے اشارہ کر کے مجھے کہا۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ ہم باہر آ گئے۔ بعد میں پتہ لگا کہ بڑی لمبی وحی تھی جو نازل ہوئی تھی ساتواں نکاح طاہرہ زکیہ صاحبہ بنت میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ کا ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساجد سے قرار پایا ہے۔ آٹھواں نکاح منور احمد صاحب ابن چوہدری نذیر احمد صاحب کا عطیہ صاحبہ

بنت چوہدری شکر اللہ خاں صاحب سے قرار پایا ہے۔ اب میں ایک ایک کر کے ان نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں

### امۃ المتین

مریم صدیقہ سے میری لڑکی ہے ان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر سید محمود احمد صاحب ابن میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم سے قرار پایا ہے۔ محمود احمد اس وقت لندن میں بی۔ اے میں پڑھ رہے ہیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے خیریت رکھی تو ارادہ ہے کہ اگلے سال مئی میں وہ واپس آ جائیں۔ میں اپنے تینوں بچوں کو محمود احمد کو جو داماد ہے اور داؤد احمد کو جو داماد ہے اور طاہر احمد کو جو ام طاہر مرحومہ کا لڑکا ہے وہاں چھوڑ آیا ہوں۔ تاکہ وہ تعلیم پائیں۔ اور آئندہ

### سلسلہ کی خدمت

کریں۔ ان کو تاکید کی ہے کہ انگریزی میں لیاقت حاصل کریں۔ ممکن ہے ان میں سے کوئی ایم۔ اے ہو سکے۔ تو پھر وہ یہاں کالج میں پروفیسر ہو سکتا ہے۔ نہیں تو اگر انگریزی تعلیم اچھی طرح حاصل ہو جائے۔ تو چونکہ یہ تینوں ہی مولوی فاضل ہیں۔ اور عربی تعلیم بھی ان کی نہایت اعلےٰ ہے اگر انگریزی تعلیم بھی اعلےٰ ہو گئی۔ تو قرآن شریف کا ترجمہ اور حضرت صاحب کی کتابوں کا ترجمہ انگریزی میں کر کے وہ سلسلہ کی اشاعت میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ ریویو آف ریلیجنز بھی اس بات کا محتاج ہے کہ اس کا کوئی اچھا اور لائق ایڈیٹر ہو۔ اس غرض کے لئے میں اپنے بچوں کو وہاں چھوڑ آیا ہوں۔ گو اس بیماری اور کمزوری میں استنے اخراجات برداشت کرنا کہ تین بیٹے وہاں پڑھیں (دو داماد اور ایک بیٹا) مشکل ہے۔ مگر میں نے سمجھا کہ جماعت کی مشکل میری مشکل سے بڑی ہے۔ بہر حال ہمیں آئندہ کے لئے

### کام کرنے والے تیار کرنے چاہئیں

ریویو آف ریلیجنز میں پہلے مولوی محمد علی صاحب آئے ہم کتنا بھی ان سے اختلاف رکھتے ہوں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے وقت میں وہ قربانی کر کے آئے تھے۔ اس زمانہ میں ایم۔ اے کی بڑی قدر ہوتی تھی۔ وہ اسلامیہ کالج میں پروفیسر بھی تھے وکیل بھی تھے اور ایم۔ اے بھی تھے۔ جو بھی تنخواہ انہوں نے اس وقت لی۔ وہ اس سے کم تھی۔ جو وہ کما سکتے تھے۔ جتنے سو روپے ان کو ملتے تھے۔ اور انگریزی اچھی لکھتے تھے۔ کچھ مدت تک انہوں نے ریویو کو چلایا۔ پھر جب وہ لاہور چلے گئے۔ تو مولوی شیر علی صاحب نے یہ خدمت سرانجام دی۔ پھر جب یہ ریویو ادھر ربوہ میں آ گیا تو

### صوفی مطیع الرحمٰن صاحب

نے اس کو سنبھالا۔ جو امریکہ میں لمبے عرصہ تک رہے تھے۔ مگر اچانک ان کی وفات ہو گئی اس سے پھر وہ

جگہ خالی ہو گئی ہے۔ اب چوہدری مظفرالدین صاحب وہ کام کر رہے ہیں۔ مگر بہر حال ان کی تعلیم ایسی اعلیٰ نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آئندہ ریویو کس پایہ پر چھپتا ہے۔ عزیزم چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ اس کو امریکہ منتقل کر دیا جائے۔ تو وہاں اچھے پیمانہ پر چھپے گا۔ بات تو بڑی معقول ہے مگر

## میرا دل نہیں چاہتا

کہ جس رسالہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کرنا شروع کیا تھا۔ اس کو ہم دوسرے علاقہ میں منتقل کر دیں جہاں تک ہو سکے ہمیں کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ ہمیں اچھے آدمی پیدا ہو جائیں۔ اور وہ اس رسالہ کو جاری رکھیں۔ چاہے اس کا دوسرا ایڈیشن وہاں بھی چھپ جائے امریکہ کے بعض اخبار ایسے ہیں۔ جن کا ایک ایڈیشن کینیڈا میں نکلتا ہے اور ایک انگلینڈ میں نکلتا ہے۔ اب ریڈرز ڈائی جسٹ Reader Digest کا ایک پاکستان میں بھی نکلنا شروع ہوا ہے۔ تو بے شک اس کے دو ایڈیشن کر دیئے جائیں۔ ایک امریکہ سے چھپے اور ایک پاکستان سے چھپے۔ مگر میرا دل یہی چاہتا ہے کہ یہ ہمارے قریب سے چھپے۔ تاکہ ہمارے دلوں کو یہ تسلی رہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو امانت ہمارے سپرد کی تھی۔ اس کو ہم نے سنبھال ہوا ہے۔

یہ نکاح امۃ المتین کا سید محمود احمد صاحب سے قرار پایا ہے چونکہ

## سید محمود احمد صاحب

انگلینڈ میں ہیں۔ اور وہ عزیزم مرزا عزیز احمد صاحب کے سالے ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے ان کو ایجاب و قبول کا اختیار ملا ہے۔ اپنی لڑکی کی طرف سے میں قبولیت کا اعلان کرتا ہوں کہ امۃ المتین جو میری لڑکی ہے۔ اس کو اپنا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر سید محمود احمد صاحب ابن میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم سے منظور ہے۔ مرزا عزیز احمد صاحب آپ فرمایئے کہ آپ کو سید محمود احمد کی طرف سے ان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر میری لڑکی امۃ المتین سے منظور ہے (انہوں نے منظوری کا اعلان کیا)

اس کے بعد حضور نے باقی سات نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

## مرزا خورشید احمد صاحب

ابن مکرم مرزا عزیز احمد صاحب کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ یہ لڑکا بھی ہمارے خاندان سے وقف ہے۔ مرزا عزیز احمد صاحب کو خدا نے توفیق دی کہ وہ اپنے اس بچہ کو اعلیٰ تعلیم دلائیں۔ چنانچہ ان کا یہ لڑکا ایم اے میں پڑھ رہا ہے۔ ابھی پاس تو نہیں ہوا مگر انگریزی میں ایم اے کا امتحان دے رہا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ انگریزی میں بڑا لائق ہے میرا ارادہ ہے کہ بعد میں یہ کالج میں پروفیسر کے طور پر کام کرے۔ ایجاب و قبول کے بعد حضور نے فرمایا۔

# خدا نما زندہ انسان!

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

پیارے برادرانِ وطن! اس وقت تمام دنیا ایک عجیب کشمکش میں سے گذر رہی ہے۔ اس نے خدا تعالیٰ کو صحیح رنگ میں اختیار نہیں کیا۔ اس نے مادہ پرستی اور دنیا کی محبت کو اس پر ترجیح دی ہے۔ اس نے اپنے نفس کی فانی لذات کو اپنے لئے خوش کن خیال کر کے اختیار کرنا ہی زندگی کا اصل مقصد ٹھہرا لیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ساری دنیا حقیقی اطمینان دینی سے محروم ہو گئی ہے۔ اور طرح طرح کے ابتلاؤں اور مصائب مشکلات اور پریشانیوں کا شکار ہو رہی ہے۔ اور ان سے نجات حاصل کرنے کی کوئی صورت انہیں نظر نہیں آتی ایک طرف دنیوی و سیاسی عقدہ کشائیوں میں ناکامی ہے تو دوسری طرف مذہبی لحاظ سے گرہ کشائی کا راستہ انہیں دکھائی نہیں دیتا۔

اس وقت ایک ایسے انسان کی ضرورت درپیش ہے جو زندہ خدا کا زندہ ثبوت ہو۔ اس کی رحمتوں کا نشان ہو۔ اس کی قدرتوں کو ظاہر کرنے والا ہو۔ وہ خدا کا مقرب ہو۔ اس کے فضلوں کو ظاہر کرنے والا اور اس کے احسانات کو لانے والا ہو۔ وہ فتح و ظفر کی کلید ہو۔ وہ دنیا کی مشکلات کا حل ہو۔ وہ حیات انسانی کے حقیقی مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اور جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ انہیں موت کے پنجے سے نجات دلانے کا موجب ہو۔ وہ دنیا سے غلامی کی لعنت کو دور کر کے حقیقی مساوات اور برادرانہ تعلقات اور سچی اخوت اور امن و اتحاد پیدا کرنے والا ہو۔ اس کی دعاؤں میں غیر معمولی تاثیر ہو اور وہ کثرت سے قبول ہوں اور دنیا کی بہتری کا باعث بنیں۔

پیارے بھائیو! میں آپ کو یہ عظیم الشان بشارت اور خوشخبری دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے قدیم دستور کے مطابق ہمارے موجودہ زمانہ میں ضرورت زمانہ کے ماتحت اس کی طرف سے ایک عظیم الشان اور جلیل القدر اوتار حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں ظاہر ہوا۔ آپ کے آنے کی غرض یہ تھی کہ ایک طرف آپ زندہ خدا اور زندہ مذہب کا قطعی ثبوت پیش کرتے تو دوسری طرف مخلوق خدا کی توجہ اس کی طرف پھیر کر اس کا تعلق اس سے پیدا کرتے۔ سو اس مقصد کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے آپکو بے شمار نشانات و معجزات و خارق عادت اور غیر معمولی طور پر جینات عطا فرمائے جو اپنے وقت پر پورے ہو کر لوگوں کے دلوں میں جہاں ایک خدا کی زندہ ہستی کا یقین پیدا کر رہے ہیں۔ وہاں وہ لوگوں کے اندر غیر معمولی تبدیلی و اصلاح و پاکیزگی و قوت عمل کا بھی باعث ہو رہے ہیں۔ یہ امور غیبیہ سچے مذہب کی صداقت کا زبردست ثبوت ہیں۔ یہ امور بتاتے ہیں کہ آپ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر وہ فیوض حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو ایک سچے و زندہ مذہب کا نتیجہ ہونے چاہئیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آپ سے تعلق تھا۔ وہ آپ سے بولتا تھا۔ آپکی دعائیں قبول کرتا تھا۔ اس نے آپ کو دنیا کی سدھار و بھلائی کے لئے کھڑا کیا تھا وہ آپکی باتوں کا جواب دیتا تھا۔ جس طرح کہ پہلے زمانوں میں وہ اپنے اوتاروں کی باتوں کا جواب دیا کرتا تھا۔ اسکی بولنے کی قوت ختم نہیں ہو گئی۔ وہ اب بھی موجود ہے اور ہمیشہ موجود رہیگا۔ اور وہ اس سے کام لیتا رہے گا۔ نیز خدا تعالیٰ نے آپ پر اپنے پوشیدہ راز اور اسرار کھولتا تھا۔ جو پورے ہو کر دنیا کے اطمینان و راحت و تسلی کا باعث ہوتے تھے۔ ان کثیر نشانوں میں سے ایک وہ نشان ہے جو ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو آپکی دعاؤں کے نتیجہ میں خدا نے آپکو دیا تھا جس میں ایک عظیم الشان مصلح بیٹے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی۔ جس کے متعلق بتایا گیا تھا۔ کہ وہ نو سال کے عرصہ میں پیدا ہو گا۔ وہ عمر پانے والا اور دنیا کی مشکلات کا حل ہو گا نیز وہ دنیا کی راہ راست پر لانے والا اور ان جملہ اوصاف کا مالک ہو گا۔ جس کی دنیا کو اس وقت ضرورت ہے اور جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ وہ لڑکا نو سال کے عرصہ میں پیدا ہوا اور اب زندہ موجود ہے۔ جو ایک زندہ اوتار کی کے طور پر دنیا کے سامنے ہے اس سے ہماری مراد موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہے جو ساری دنیا کی بھلائی کے لئے تمام ممالک میں مشن قائم کر کے کام کر رہے ہیں۔

پیارے بھائیو آپ کیلئے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایسا عظیم الشان انسان پیدا کیا ہے جو ان تمام خوبیوں کا مالک ہے۔ جس کے ذریعے آپکی ساری مشکلات دور ہو کر زندگی کا حقیقی مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ پس اسکی قدر کریں۔ اور ان سے فیض رنگ میں فائدہ اٹھائیں۔ وہ خدا تعالیٰ کا خاص نشان ہیں جو بہت سی دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں۔ خدا ان سے بولتا ہے اور اس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ بہت سے لوگوں نے ہم میں سے ان کی دعاؤں کی قبولیت کے نمونے دیکھے ہیں اور اب بھی دیکھ رہے ہیں۔ پس بھائیو آئیں اس سے فائدہ اٹھائیں کہ ایسے انسان روز روز پیدا نہیں ہوا کرتے۔ ایسے انسان سے محرومی بڑی بدقسمتی ہے۔ کس قدر خوش قسمت وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان سے تعلق پیدا کر کے ان سے کچھ حاصل کیا ہے۔ ہمارے ہندوؤں اور سکھوں میں بھی کئی ایسے دوست ہیں جنہوں نے اپنی مشکلات کے لئے آڑے وقت میں انکی طرف رجوع کیا۔ اور خدا نے انکی دعاؤں کی برکتوں سے انکی مشکلات کو دور کر کے انکے مقصد میں کامیابی بھی عطا کی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا یہ موقع آپ کے لئے بھی موجود ہے۔ اپنی مشکلات و ضروریات اور مقاصد میں ان کی دعاؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ انکی دعاؤں میں خاص تاثیر و برکت ہے جو دوسروں کی دعاؤں میں نہیں ہے۔ جب آپ انکی طرف رجوع کریں گے۔ تو ہماری طرح آپ بھی اس امر کی تصدیق کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ پس اس وقت کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ بلکہ اس سے کما حقہ خود مستفید ہوں اور دوسروں کو مستفید کرنے کی کوشش کریں۔ جو لوگ دعاؤں کی قبولیت کے منکر ہیں وہ انکی دعاؤں کی قبولیت و تاثیر کے نمونے اب دیکھ سکتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے وجود کا یقین نہیں رکھتے انکو خدا تعالیٰ کی ہستی کا ان کے ذریعہ سے یقین حاصل ہو سکتا ہے۔ جو لوگ مذہب سے بیزار ہیں انہیں ان کی دعاؤں کی قبولیت سے مذہب کی حقانیت کا علم ہو سکتا ہے۔ غرضیکہ وہ ان جملہ امور کے لئے ایک زندہ اوتار ہیں جو اپنی نظیر آپ ہیں اور یہ بات ہم صرف اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے۔ بلکہ یہ ان کا دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی سنتا اور قبول فرماتا ہے۔ اور بعض اوقات اپنے جواب سے بھی انہیں سرفراز فرماتا ہے۔ اس وقت دنیا میں کوئی بھی ایسا انسان موجود نہیں جو ان سے الگ ہو اور اس کا یہ دعویٰ ہو کہ اس کو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے۔ اور یہ کہ وہ اسکی دعا بھی سنتا اور انہیں قبول کرتا اور اس کے مقاصد میں اسے کامیاب کرتا ہے۔ یہ دعویٰ صرف آپ ہی کا ہے۔ اور اسے آپ کئی دفعہ دنیا کے سامنے پیش فرما چکے ہیں۔ مگر کسی کو بھی سامنے آکر بولنے کی کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ یہ بات اس اوتار کے لئے ایسی شہادت ہے جس سے بڑھ کر اور شہادت ممکن نہیں۔ ہاں اگر عملی رنگ میں آپ کسی شہادت کے خواہشمند ہوں تو وہ آپکی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہے۔ پس آگے بڑھیں اور بذات خود اس کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔ ان دعاؤں ہی کی برکت و کشش سے خدا کی نعمتیں بےجود کی دیدو مانگی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ آپ قریب رہتے ہوئے ان سے تمام ناہیں جھکا ہے جو ہر مقصود سے اپنی جھولیاں بھریں۔

اب سب

## احباب دعا کریں

(اس کے بعد میں کچھ کلمات کہہ کے اور دعا کر کے جلسہ کا افتتاح کروں گا۔)

کہ اللہ تعالیٰ ان سارے نکاحوں کو بابرکت کرے۔ دینی طور پر بھی اور دنیوی طور پر بھی۔ اور آئندہ سلسلہ کی طاقت اور قوت کی بنیاد ان نکاحوں کے ذریعہ سے پیدا ہو۔

ان کلمات کے بعد حضور نے احباب سمیت لمبی دعا فرمائی۔

# "نور آتا ہے نور"

از مکرم شیخ نذیر احمد صاحب لبشیر درکروی رکن متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ پاکستان)

ابتدائے آفرینش سے اللہ تعالےٰ کی یہ سنت چلی آتی ہے کہ وہ ہر زمانہ میں کفر و ضلالت کے تاریک گڑھوں میں گری ہوئی مخلوق کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے شمع رسالت کو ضرور روشن فرماتا ہے۔ جس کی نورانی شعاعیں ظلمت کدوں کو منور کرتی ہوئیں قدرت خداوندی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

پھر وہ انبیاء کے بعد سلسلۂ خلافت قائم فرماتا ہے تاکہ تاریک و تار قلوب قیامت تک نور افشاں رہیں اور روحانی اندھوں کو نورانی چشم عطا ہو اور ان پودوں کی آبیاری و سیرابی ہو جنہیں خدا تعالےٰ کے نبی نے محنت شاقہ سے لگایا۔ اور قلوب کی پاک زمین میں آسمانی بیج کی تخم ریزی ہو جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے اتباع کے ساتھ خدا تعالےٰ کا خاص تعلق پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ بھی اس جماعت کو کبھی یتیم ہونے نہیں دیتا۔

پس اس زمانہ میں ہاں اس خوفناک اور تاریک و تار زمانہ میں جبکہ اسلام غیروں اور اپنوں کے حملوں کا آماجگاہ بنا ہوا تھا اور ہر شخص اسے گھناؤنا دکھانا چاہتا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کے خوب صورت اور منور چہرہ کو بے نقاب کرنے اور حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال اور آپ کی حقیقی شان کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شمع رسالت بخشی۔ جس کی شعاعیں بڑی آب و تاب کے ساتھ دور دور تک پھیلیں اور تمام تاریکیوں کو کافور کرتی ہوئی جگمگا اٹھیں اور آپ کے بعد آج تک تمام دنیا آپ ہی کی شمع نور سے منور ہے۔ جس کے لئے آپ آستانۂ الوہیت پر خشوع و خضوع اور نہایت تضرع کے ساتھ چالیس دن تک سربسجود رہے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور کرم سے آپ کو ایک عظیم الشان "نور" کی بشارت دی۔ جو یہ ہے:-

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں
اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو
میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری
دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت
جگہ دی . . . . . . . . . . .

. . . . . نور آتا ہے نور جس کو خدا
نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا
ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا
کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد
بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب
ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت
پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"
(اشتہار ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء)

چنانچہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں کا مشاہدہ ہے کہ حسن و جمال کے قالب میں ڈھلا ہوا نورانی پیکر سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود ہی وہ "نور" ہے جس کے منور اور دلکش چہرہ پر نجابت اور اقبال برس رہا ہے۔ اور اس کے دلآویز چہرہ پر شاہانہ رعب، وقار اور روحانی شوکت اور جلال ٹپک رہا ہے جس کے باعث کوئی آنکھ آپ کی طرف بنظر غائر دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتی بلکہ ہر آنکھ آپ کو دیکھنے کے بعد گرویدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

آپ کے ملاقی اور عقیدتمند احمدیوں کی آپ سے دلبستگی اور وابستگی کا عالم تو بیان سے ہی باہر ہے اور قلم آپ کی محبت کے اظہارِ حقیقی سے قاصر ہے۔ اور زبان اپنے دلی جذبات کے بیان کامل سے معذور ہے۔ تاہم دنیا پر روز روشن کی طرح یہ عیاں ہے کہ ہر سال اکناف عالم سے سینکڑوں نہیں ہزاروں شیدائی اس بے آب و گیاہ زمین میں والہانہ انداز میں کس کے گرد کیوں جمع ہوتے ہیں؟ کیا یہ "شمع نور" کے پروانے نہیں؟ اس سے بڑھ کر آپ سے والہانہ عشق اور عقیدت کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے آقا اور محبوب ترین روحانی باپ کو دل ہلا دینے والی بیماری کے حملہ کے بعد خدا تعالےٰ کی مشیت اور اپنے علاج کی غرض سے آج سے کچھ عرصہ پیشتر سفر یورپ اختیار کرنا پڑا اتب سے ہم آپ کی فرقت اور جدائی میں بے چین تھے اور شدید دکھ و کرب کی حالت میں خدا تعالےٰ کے حضور سربسجود تھے۔ اور ہم سینہ فگار ہو کر یہاں پر گڑگڑا رہے تھے کہ "اے خدا تو ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ اور ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں پر ہمیں اتنی سزا نہ دے جس کی ہم میں تاب نہیں۔ اور اے ہمارے شفیق و مطلق خدا تو ہی ہمارے محبوب ترین آقا کو جلد صحت کامل عطا کر اور لمبے عرصہ تک حضور پُرنور کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ آمین۔

اور وہاں یورپ میں یہ تمام نظارہ حضور پُرنور ایدہ الودود کو کشف کی حالت میں دکھایا گیا۔

یہ واقعہ جہاں حضور پُرنور کی روحانی بلندی اور اپنی جماعت سے آپ کی دلبستگی اور گہری وابستگی کو آشکارا کرتا ہے وہاں فرقت زدہ شیدائیوں کی آپ سے گہری عقیدت اور سچی محبت کا بھی اظہار کرتا ہے۔

خدا تعالےٰ کا بے انتہا شکر اور احسان ہے کہ اس نے ہماری دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دی اور ہمارے آقا کو صحت عطا فرما کر ہماری انتظار کی گھڑیاں ختم کر دیں اور مغموم جانوں کو مسرور فرمایا۔

مضطرب و بے چین دلوں کو راحت اور تمکنت بخشی۔ جس کے باعث آج ہمارا سارا ماحول آپ کے نور سے منور ہے۔ اور فضائے آسمانی۔ ہر خورد و کلاں مرد۔ عورت۔ بچہ۔ جوان اور بوڑھے کی عرش کو ہلا دینے والی آواز "نور آتا ہے نور" سے گونجتی ہوئی حضور پُرنور ایدہ اللہ الودود کا استقبال کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ اہل ربوہ کے فرقت زدہ مغموم و تاریک دل جہاں اپنے محبوب کی آمد سے مسرور اور منور ہوئے وہاں انہوں نے اپنے سنگ و خشت کے تاریک و تار مکانات کو بھی ٹمٹماتے بجلی کے قمقموں اور دیسی چراغوں کے ساتھ جگمگا کر منور کیا۔

بخدا ہر دیکھنے والی آنکھ آج اس روشن و منور سماں کو دیکھ کر ہمارے ساتھ مل کر یہ کہتے ہوئے خوشی کے شادیانے بجانے پر مجبور ہے کہ "نور آتا ہے نور"۔

دوستو! حضور پُرنور کا صحتیاب ہو کر ہمارے پاس واپس تشریف لانا بے شک ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کی بات ہے مگر ہمیں اپنے ان ہمنواؤں اور شیدائیوں کے جو ہم سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں کوس دور اور دنیا کے مختلف خطوں اور ممالک میں ہیں۔ مثلاً انگلستان۔ ہالینڈ۔ جرمن۔ سپین۔ اٹلی۔ یوگوسلاویہ ہنگری۔ پولینڈ۔ روس۔ آسٹریلیا۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ۔ ٹرینیڈاڈ۔ برازیل۔ ارجنٹائن۔ کاسٹاریکا دمشق۔ فلسطین۔ بیروت۔ مشرقی افریقہ۔ زنجبار۔ سیرالیون۔ جزیرہ ماریشس۔ نٹال۔ مراکش۔ الجزائر فلپائن۔ جاوا۔ سماٹرا۔ سیلون۔ جاپان۔ ایران۔ بخارا۔ عراق۔ عرب۔ موصل۔ افغانستان وغیرہ کے نازک جذبات اور احساسات کا خیال کرتے ہوئے ان کی اس قابل رحم حالت پر بھی ٹھنڈے دل کے ساتھ ضرور غور کرنا ہوگا۔ جن کو ہمارے اور ان سب کے محبوب نے چند دن بلکہ بعض کو چند گھنٹے اپنی ملاقات کا شرف بخشا اور فوراً ہی انہیں تشنہ لب ہو کر بڑی حسرت کے ساتھ اپنے محبوب کی جدائی برداشت کرنی پڑی۔

درحقیقت ہم اپنے ان بھائیوں کے زخم اسی صورت میں مندمل کر سکتے ہیں۔ کہ ہم ان کے لئے اور نئے ساتھی بنانے کی کوشش میں اپنے دن رات گذاریں اور ایسے ساتھی بنائیں کہ وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کر سکیں۔ اور ایسے ساتھی بنائیں کہ ان میں غربت کا بھی احساس نہ ہو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ دعاؤں کے ذریعہ ہمدردی کا سلوک بھی کرتے رہیں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ سفر دینی لحاظ سے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے کہ حضور انور نے سفر یورپ سے واپسی پر جو خطبات وارشادات فرمائے وہ دراصل تاریخ احمدیت کے نئے دور کا آغاز ہے جس میں جماعت کے مستقبل کا جو اہم پروگرام بتایا گیا ہے وہ یہ کہ جماعت [illegible] مغربی ممالک میں تبلیغ کے لئے انتہائی جدوجہد کریں۔ الٰہی جماعتوں کے لئے یہ کام مشکل نہیں ہے۔ وہ عزم اور کمر ہمت باندھ کر اپنے محبوب ترین آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نوجوانانِ جماعت کو میدانِ عمل میں آنے کی دیر ہے۔ خدا تعالےٰ نے تو ہمیں محض اپنے فضل سے ایک بہترین "اولوالعزم" فاتح اور مدبر جرنیل عطا فرمایا ہے جس کے حسن تدبر اور دور اندیشی سے آج ہم مشرق و مغرب میں سچ ظلمت کدوں میں "شمع نور" کی ضوافشاں شعاعوں کو روشن دیکھ رہے ہیں۔ اور آفتاب اسلام کی کرنوں کو تمام اکناف عالم میں پھیلانے کا فخر اسی ہستی کو حاصل ہے جس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے:-

"وہ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے
کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں
اس سے برکت پائیں گی"

پس اے "شمع نور" کے پروانو! اٹھو۔ اور اپنے محبوب ترین شمع کی شعاع بن کر پھیلو اور ساری ظلمت کدوں کو "نورِ اسلام" سے منور کر دو اور انہیں بھی اپنا ہمنوا اور "شمع نور" کا پروانہ بنا دو۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو حضور پُرنور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایسی ہی توفیق دے کہ ہم تمام دنیا میں "نور" پھیلانے والے بنیں اور وہ دن بھی جلد دکھائے کہ چاروں طرف "نور" ہی "نور" جلوہ گر ہو۔ آمین۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

---

## محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کو صدمہ

قادیان ۱۲؍فروری۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان بریلی سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ آپ بریلی سے اپنی خوشدامن صاحبہ کی وفات کی خبر موصول ہونے پر مورخہ ۲۸؍جنوری کو قادیان سے روانہ ہوئے تھے۔ مرحومہ ۲۷؍جنوری کو اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گئیں۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

اس موقعہ پر ادارہ بدر محترم مولوی صاحب اور آپ کے خسر مکرم قریشی محمد یونس صاحب آف بریلی سے خصوصیت سے انتہائی ہمدردی کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

# سنہ ۱۳۳۵ ہجری شمسی کا خیر مقدم

(از مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کو پیدائش "مصلح موعود" کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے عظیم الشان پیشگوئی سے اطلاع بخشتے ہوئے اس موعود فرزند کو کئی صفاتی اسماء سے یاد کیا ہے۔ ان میں سے اُس کا ایک نام "فضل عمرؓ" بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اسلام کے خلیفہ دوم کا مماثل قرار دیا گیا ہے اس لحاظ سے ضرور تھا کہ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح آپ کو بھی بعض تاریخی امور سرانجام دینے کا موقعہ ملتا۔ چنانچہ اگر حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں سن ہجری قمری کا اجرا ہوا تو حضرت فضل عمر کے ذریعہ سن ہجری شمسی کا اجراء کیا گیا۔ چنانچہ شمسی حساب کی رو سے ہجرت نبویؐ پر ۱۳۳۵ واں سال جا رہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو اس بات پر بجا طور پر فخر حاصل ہے کہ وہ ہر دو سنیں قمری اور شمسی کو استعمال کرتی ہے۔ چنانچہ ذیل کا مضمون اسی شمسی حساب کے پیش نظر لکھا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس مختصر مگر قابل قدر امر کو بغور مطالعہ کرنے والا جہاں حضرت دانیال نبی کی پیشگوئی کی صداقت کا ایک پہلو ملاحظہ کرے گا وہاں حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کے عہد مسعود سے محکم اطلاع پائے گا۔ جبکہ سالہائے صد از پہلے کی باتیں اس وجود کے ذریعہ پوری ہوئیں۔

(ادارہ)

دانیال نبی کی کتاب باب ۱۲ میں عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں آنے والی بزرگ ہستی اور اس کے زمانے کا ذکر ۱۲۹۰ سے ۱۳۳۵ تک کے اعداد میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو عبرانی سے ترجمہ اردو اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" میں صفحہ ۱۹۱ پر بایں الفاظ درج فرمایا ہے:—

"اور اس وقت سے جبکہ دائمی قربانی موقوف ہوگی بتوں کو تباہ کیا جائے گا اس وقت تک بارہ سو نوے دن ہوں گے مبارک ہے جو انتظار کیا جائے گا اور اپنا کام محنت سے کرے گا تیرہ سو پینتیس روز تک۔ ۱۳۳۵"

اس پر حاشیہ میں اس کی مختصر تشریح فرماتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:—

"اس فقرہ میں دانی ایل نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے) جب بارہ سو نوے (۱۲۹۰) برس گذریں گے تو مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اور تیرہ سو پینتیس (۱۳۳۵) ہجری تک اپنا کام چلائے گا۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۱ حاشیہ)

اُسی وقت جبکہ ۱۹۱۶ء میں ۱۳۳۵ ہجری قمری کا سال شروع ہوا۔ تو میں نے ایک نظم لکھی جس میں اس پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔ اس کے بعض اشعار یہ ہیں:—

مبارک تیرہ سو پینتیس (۱۳۳۵) کا آنا مبارک
جناب دانیل مرسل کا فرمانا مبارک
بہ انداز تبسم چمک برق تجلی ہے
مرے محبوب کا مڑ مڑ کو یوں جانا مبارک
[illegible] منصب و کہ
گھٹا کو پیر [illegible] مبارک
چلیں گے دور ساغر [illegible] گروہ [illegible] محبت کے

خدا کے فضل سے دن آ گئے اقبال حضرت کے
مسیحا کے حوالی انجم اوج سعادت میں
کسی دن چاند بھی بن جائیں گے مغرب کی ظلمت کے
ترقی سلسلے کی جس کے ملنے پر مقدر ہے
بحمد اللہ کہ میرے سامنے ہی اس کا منظر ہے

چنانچہ اس کے بعد مغرب کی ظلمت میں بدر خلافت کا ظہور شروع ہوا۔ اور آج آپ طلوع الشمس من المغرب کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ جو پیشگوئیاں حضرت ختمی مرتبت علیہ التحیۃ کی حضرت مسیح محمدی امت پر نظری اور علمی رنگ میں چسپاں ہو کر اپنی صداقت کی جلوہ نمائی کر رہی تھیں۔ وہ مثیل مسیح حسن و احسان میں آپ کے نظیر پر دوسرے رنگ میں جلوہ افروز ہیں۔ چنانچہ راقم پچھلے دنوں دو زرد چادروں میں دمشق میں نزول) اگر ہجری قمری لحاظ سے ۱۲۹۰ تا ۱۳۳۵ کے زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کو بنیادی ترقی ملی تو اب ہجری شمسی ۱۲۹۰ سے لے کر ۱۳۳۵ تک نمایاں طور پر احمدیہ سلسلہ یعنی حقیقی اسلام زمین کے کناروں تک پہونچ گیا۔ اور اب یہ سال اس کے کمال اور ارتقاء و اجلال کا پیش خیمہ ہے۔ ۱۲۹۰ ہجری شمسی مطابق ۱۹۱۱ء وہ سال ہے جب سیدنا محمودؓ ایدہ الودود نے احمدیت کے عقائد کو اپنی صحیح اور اصلی شکل میں ظاہر کرنے کے لئے پہلا اشتہار شائع فرمایا۔ اور مسئلہ نبوت و کفر میں گڑبڑ ڈالنے سے روکا۔ اور نہ صرف مشرق میں بلکہ مغرب میں بھی اسلام اور اس کے لانے والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت تمام غلط فہمیوں اور غلط اندازیوں کو رفع کرنے کا اہتمام بذریعہ اپنے مبلغین کے فرمایا بلکہ خود وہاں حسب کشف مخبرہ اعلان حق کیا۔ اور کئی پرندے وحشیہ شکار فرمائے۔

میں نے اپنی کتاب ظہور المسیح (مطبوعہ ۱۹۰۱ء) سے نظم میں ابجدی اعداد کے لحاظ سے ایک ذاتی بات کہی تھی کہ بحساب غلام احمد کے اعداد ۱۳۰۵ ظہور مسیح محمدی بتاتے ہیں۔ ل کے اعداد (۳۰) اگر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ اول کا وقت دکھاتے ہیں۔ تو ہم کے ۴۵ آخری زمانہ کی خلافت کا جو کئی اعتبار سے ہے مسیح موعود کا زمانہ ۳۰ بھی ہے ۴۵ بھی۔ پھر خلافت ثانیہ ۱۹۱۴ سے ۱۹۴۴ تک ۳۰ سال اور ۱۹۴۴ء سے مصلح موعود کے رنگ میں خلافت آگئی ہے! اعداد ابجدی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بعض نکات ارشاد فرمائے ہیں۔ مثلاً غلام احمد قادیانی کے اعداد (۱۳۰۰) میں جو آپ کے مجدد چودھویں صدی ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ اور وانا علیٰ ذھاب بہ لقادرون سے ۱۸۵۷ء کا سن بتایا ہے جبکہ غیر مذاہب کا غلبہ ہونے لگا۔ اور ایمان ثریا پر اُٹھ لیا گیا۔ اور محقق عیسائیوں نے بائبل کے حساب کی بناء پر کہنا شروع کیا کہ مسیح کا نزول ہونے والا ہے۔ یہ مضمون ابھی تشنۂ تفصیل ہے۔ پھر کسی وقت عرض کروں گا

# بمبئی کی دو کانفرنسوں میں احمدی مبلغ کی دو تقاریر

## اور معززین کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کا تحفہ

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بمبئی

۱۔ بمبئی میں غیر مسلم احباب کی طرف سے ۲۸ر جنوری تا ۲ر فروری ۱۹۵۶ء ایک مذہبی کانفرنس "وید انت ست سنگھ سمیلن" کے نام سے منعقد ہو رہی تھی جس میں ہندوستان کے مختلف مذہبی مقامات سے قریباً ۱۵۰ پنڈت و سادھو تقاریر کے لئے جمع ہوئے اس کانفرنس میں "اسلام اور امن" کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے مسلمانوں میں سے صرف خاکسار کو دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ ۲۸ر جنوری کی شام کو خاکسار کو تقریر کا موقعہ دیا گیا۔ اس تقریر میں خاکسار نے اسلام کی پُر امن اور رواداری کی تعلیم کا اختصار سے ذکر کیا۔ اور اس امر پر زور دیا کہ بھارت ورش کیا بلکہ ساری دنیا کی مذہبی فضاء میں تبھی امن قائم ہو سکتا ہے۔ جب ہم سب قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق سب نبیوں اور مذہبی پیشواؤں کی باہمی عزت و تکریم کریں پھر اپنے دلوں کو صاف کر کے ایک دوسرے کے سچے ہمدرد اور خیر خواہ بن جائیں۔ حاضری اجلاس قریباً دس ہزار تھی۔

۲۹ر جنوری کو خاکسار پھر اس سمیلن میں شریک ہوا۔ اور اس کانفرنس کے بانی جناب پنڈت پریم پوری صاحب سوامی نرمل صاحب آف امرتسر اور جناب اگروال صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا۔ سب احباب نے اس لٹریچر کو بخوشی قبول کیا اور مطالعہ کا وعدہ فرمایا۔

۲۔ بمبئی میں ایک سال سے ایک سوسائٹی قائم ہوئی ہے۔ جس کا نام Society of Servants of God ہے۔ اس سوسائٹی کے صدر جناب ڈاکٹر امی شاہ مہتہ ہیں۔ اس سوسائٹی کا سالانہ اجلاس پونا میں ۳۰ر جنوری تا یکم فروری منعقد ہو رہا تھا۔ اس اجلاس کا افتتاح مرکزی حکومت ہند کے وزیر شری گلزاری لال صاحب نندا نے کرنا تھا۔ اس سوسائٹی میں مختلف مذاہب کے دوستوں کو تقریر کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اور مسلمانوں کی طرف سے صرف خاکسار کو تقریر کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ خاکسار ۳۰ر جنوری کو پونا گیا۔ خاکسار کے ہمراہ ہماری جماعت کے دوست ایس۔ ایم یوسف صاحب بھی تھے۔ شری نندا صاحب نے اس کانفرنس کا افتتاح کیا۔ دو روز تقاریر کا پروگرام تھا۔ یکم فروری کی شام کو خاکسار کو تقریر کا موقعہ ملا۔ تقریر کا موضوع "اسلام اور امن عالم" تھا۔ تقریر سوا گھنٹہ تک رہی۔ جس میں اسلام کے پُر امن اصولوں اور جماعت احمدیہ کی مخصوص امتیازی تعلیم کو بیان کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تقریر کا ایک نیک اثر رہا۔

اس تقریب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے
۱۔ شری گلزاری لال صاحب نندا وزیر حکومت ہند۔ ۲۔ شری گیڈگل ممبر پارلیمنٹ و مہاراشٹر لیڈر۔ ۳۔ صدر مہاراشٹر کانگریس کمیٹی۔ ۴۔ ڈاکٹر شاہ مہتہ صدر سوسائٹی
۵۔ مقررین اجلاس۔
کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا احباب دعا فرمادیں کہ ان حقیر مساعی کے نیک نتائج پیدا ہوں۔

# دعاؤں کا نتیجہ

## یعنی

# کرشن اوّل اور کرشن ثانی کی مبشّر اولاد

از مکرم سید شہامت علی صاحب پربھاکر قادیان

ہندوستان کی قدیمی تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے تقریباً ۴ ہزار سال قبل ہندوستانی اشرف المخلوقات کی روحانی کھیتی کس پرکار خشک ہو چکی تھی۔ اُن کے ہردیوں سے ادھیاتمکتا پر کار لوپ ہو چکا تھا۔ ایشور رپتر دیوں دیوتاؤں کا درجہ کتنا بڑھ چکا تھا۔ نر بیہ پشوؤں کا اکمت کتنی نردتیا سے بہایا جا رہا تھا۔ پشو چھوڑ انسان تک یگیہ کی آہوتی بنائے جا رہے تھے۔ بھارت ورش کی اس پوتر بھومی پر جہاں کبھی دودھ کی ندیاں بہتی تھیں وہاں رکت کی ندیاں بہہ رہی تھیں۔

ایسے وقت میں خدا کی رحمت کرشن کے روپ میں دنیا پر پرگٹ ہوئی۔ ویدک کرم کانڈوں اور کنس دیرہ سندھ کے انیا چاروں سے جنتا پیڑت تھی بھگوان کرشن کا ایسے ہی سمے میں متھرا کی سرزمین میں جنم ہوا۔ آپ پرماتما کے خاص سائے میں پروان چڑھے۔ بڑے ہوتے نہ صرف کنس کا کام تمام کیا۔ بلکہ آپ نے اور بڑے بڑے کام بھی کئے۔ جن کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ البتہ اس مضمون میں ہم آپ کے اُس عظیم الشان روحانی کارنامہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو آپ کے مقام کو بہت ہی بلند لے جاتا ہے۔ اور جس پر سنجیدگی سے عمل کر کے اس کے موافق اپنی زندگی ڈھالنے والے کے لئے بڑے فائدے کا موجب ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے کہ جب شری کرشن جی مہاراج پیدا ہوئے تو بھارت ورش کی حالت حد درجہ ناگفتہ بہ تھی۔ چنانچہ

**دعائیں اور اس کا نتیجہ** ہندوستان کی اس قدر گری ہوئی حالت کو دیکھ کر سری کرشن نے اس کی اصلاح کے لئے ایک لمبا زمانہ درکار ہونا خیال کر کے خدا کے حضور بھارتی جنتا کی ہمدردی کے لئے دعائیں کیں۔ کیونکہ انبیاء کا کام تو صرف تخم ریزی کرنا ہوتا ہے۔ باقی نشوونما تو بعد کو ہی ہوتی ہے۔ جس کے لئے قدرت ثانیہ کو کھڑا کیا گیا ہے سو آپ نے قدرت ثانیہ کے لئے خدا کے حضور دعائیں کیں۔ خدا تعالےٰ سے الہام پا کر آپ نے ایک خاتون سے شادی کی۔ اور خدائی حکم کے ماتحت ہی اپنی نگری کو چھوڑ کر ہمالیہ کی ترائی میں چلے گئے۔ اور ۱۲ سال تک سخت ریاضت اور چلہ کرتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں آپ کو اللہ نے فرمایا کہ تجھے ایک پاک وجیہہ لڑکا دیا جائے گا جو حسن و احسان میں میرا مظہر ہو گا..........! چنانچہ اتنے لمبے عرصہ کی شدید ریاضت کے بعد آپ کو اللہ نے ایک لڑکا عطا کیا جس کا نام प्रद्युम्न رکھا گیا۔ ملاحظہ ہو بھاگوت پران प्रद्युम्न پر مندرجہ بالا الفاظ بعینہٖ چسپاں ہوتے۔ اس پرکار سری کرشن کے اس بیٹے کے ذریعہ بلاشبہ ایک ربانی نشان ظاہر ہوا اُس کا مشن آئندہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔

لیکن ساتھ ہی کرشن علیہ السلام نے اپنے محبوب ترین مرید اور شاگرد ارجن کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ اے ارجن

यदा यदाहि<br>
धर्मस्य ग्लानिर्भवति -<br>
भारत - अभ्युत्थानम<br>
अधर्मस्य, तदात्मनम<br>
सृजाम्यहम् - परित्राणाय<br>
साधूनाम विनाशाय च<br>
दुष्कृताम - धर्म संस्था-<br>
पनार्थाय सम्भवामी युगेयुगे

ترجمہ: جب کبھی دھرم کا ناش اور ادھرم کی زیادتی ہونے لگتی ہے تو میں سادھو پرشوں کی رکھشا اور دشٹوں کا ناش کرنے نیز دھرم کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کی خاطر زمانے زمانے میں جنم دھارن کرتا ہوں۔"

چنانچہ موجودہ زمانہ میں بھی یہ بھوشیہ بانی پوری ہوئی۔ چاروں طرف سے چیخ و پکار مچ رہی تھی۔ کہ بھگوان کرشن آؤ جنم دھارن کرو وغیرہ۔ چنانچہ ہندوؤں کے مشہور اخبار تیج دہلی نے لکھا:-

" اب بھگوان کرشن کی مہابھارت کے زمانہ سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ دنیا سے شرم اُٹھتی جا رہی ہے گذشتہ ایک ہزار برس سے ہندوستان میں جو آفات نازل ہوئیں اُن کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ لیکن بیسویں صدی میں سوشل زوال اور پولیٹکل گراوٹ انتہائی درجہ کو پہنچ گیا ہے۔ اگر بھاگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آج ہے۔ اس لئے بھگوان کرشن آؤ۔ جنم لو۔ دنیا سے ناپاکی دور کرو۔ دھرم پھیلاؤ۔ مستحق کو اس کے استحقاق دو غضابوں سے دنیا کو پاک کرو۔ اور یہ وعدہ پورا کرو سہ

چوں بنیاد دیں سست گردد بسے
نمایم خود را بشکل کسے

(اخبار تیج دہلی ۸ راگست سنہ ۱۹۳۰ء منقول از الاماں ۲۴ راگست سنہ ۱۹۳۰ء)

اس طرح سنسار روحانی بارش کے لئے تڑپ اُٹھا۔ رب العالمین نے فوراً جنتا کی آواز سنی اور کرشن کی بھوشیہ بانی بر آئی۔ کرشن کا جنم ہوا اُس نے اپنی سُریلی بانسری پر نہایت ہی میٹھا راگ الاپا

مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

स्नेहामित्त और करुणा<br>
जनक आह्वान

**کرشن ثانی کی دعائیں اور اُن کا نتیجہ**

جیسے کرشن سے جنتا نے نشان طلب کیا جس کے نتیجہ میں انہوں نے دعائیں کیں اور ۱۲ سال ہمالیہ کی ترائی میں رہ کر ریاضات کیں۔ تو اللہ نے اُن کو प्रद्युम्न (پردیومن) نام کا لڑکا عطا کیا تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں کرشن ثانی کے ذریعہ بھی یہ نشان ظہور پذیر ہوا۔ آپ سے بھی لوگوں نے نشان طلب کیا تھا۔ آپ بھی پہلے کرشن کی طرح اپنی نگری کو چھوڑ کر ہوشیار پور میں جو کہ ہمالیہ کی ترائی میں ہی واقع ہے تشریف لے گئے اور وہاں پر ۴۰ روز تک شدید ریاضات اور چلہ کشی کی۔ اور اپنے مشن کی ترقی کے لئے دعائیں کیں جس کے نتیجہ میں آپ کو بھی اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا کہ میں تجھے بھی ایک پاک اور وجیہہ لڑکا عطا کروں گا جو حسن و احسان میں میرا مظہر ہو گا۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا..................

.......... وغیرہ۔ (اشتہار ۲۰ر فروری سنہ ۱۸۸۶ء)

چنانچہ اس الہام کے ۳ سال بعد سنہ ۱۸۸۹ء میں مرزا صاحب کرشن ثانی کے گھر میں ویسا ہی لڑکا प्रद्युम्न (پردیومن) ثانی پیدا ہوا۔ حسن و احسان میں اُس کا مظہر ہو گا کے متعلق مرزا صاحب کے ایک شعر کا مصرعہ اور بھی توثیق کرتا ہے

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

یعنی حسن میں یوسف سے کم نہیں ہو گا۔

ہندی ساہتیہ اور سنسکرت ساہتیہ میں حسن کی مثال प्रद्युम्न سے دینا درج ہو چکا ہے۔ اور ادھر اردو، فارسی، عربی میں یوسف سے۔ جس طرح کرشن ثانی کے لڑکے پردیومن و یوسف ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق بھی ساری پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ پردیومن نے بھی اپنی خداداد طاقتوں اور ذہانت و فصاحت سے کرشن اول کے مشن کو دن دونی رات چوگنی ترقی دی تھی۔ پردیومن ثانی نے بھی کرشن ثانی کے مشن کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا۔

اے کرشن اور رام کے بھگتو! یہ پرارتھی آپ صاحبان کو نہایت ہی نیک نیتی سے اس طرف دعوت دیتا ہے۔ جیسے کرشن بھگت گیتا کے مندرجہ بالا اشلوک پڑھتے آتے ہیں۔ اور اب اُن کی بھوشیہ بانی آج پوری ہوئی ہے اُسی طرح رام بھگت بھی

जबजब होही धरम की हानी<br>
बाढ़ही आसु अधम अभिमानी<br>
तब तब प्रभुधरी विविध शरीर<br>
हरी कृपा निधी सज्जन पीरा

پڑھتے چلے آ رہے تھے۔ آج بھارت کی پوتر بھومی پر دونوں بھگتوں کی آواز کو پرماتما نے سنا۔ اور سجن پرشوں کی رکھشا کی خاطر اپنے وعدہ کے مطابق کرشن ثانی کو بھیجا۔ مبارک ہیں وہ جو خدا کی اس آواز کو سنیں۔ مبارک ہیں وہ جو رادھا کے من موہن ادھروں کی دہنوں کی اس میٹھی سُریلی آواز کو سنیں۔ سہ

میری طرف چلے آئیں مریض روحانی
کہ اُن کے دردوں دکھوں کیلئے طبیب ہوں میں

---

## قابل توجہ موصی صاحبان

اکثر موصیوں کی طرف سے اطلاع ملتی ہے۔ کہ میری آمدنی فلاں سال سے آتی کم ہو گئی ہے یا فلاں سال سے میرا بجٹ کم ہو گیا ہے حالانکہ ہر سال سالانہ حساب ہر موصی کو بھیجا جاتا ہے۔ اور بار بار اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر موصی کو لازم ہے کہ اپنی آمدنی کے کم و بیش ہونے کے متعلق براہ راست دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیتا رہے۔ صرف مقامی سیکرٹری صاحب مال کو اپنی آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع کر دینا کافی نہیں ہے۔ پس ہر موصی کو خبردار رہنا چاہیئے۔

اور اپنا حساب کتاب دفتر بہشتی مقبرہ کے ساتھ رکھنا چاہیئے۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع اور تبدیلی پتہ سے دفتر ہذا کو برابر اطلاع ملتی رہنی چاہیئے۔

عہدیداران کا بھی فرض ہے۔ کہ موصی کی طرف سے اطلاع ملتے ہی فوراً دفتر کو اطلاع دے دیا کریں۔ تا حساب کتاب میں غلطی نہ رہے۔

نیز جماعت کے عہدیداران کی طرف سے موصی کے فوت ہونے کی اطلاع بعض اوقات کافی عرصہ کے بعد ملتی ہے۔ عہدیداران کو چاہیئے کہ موصی کے فوت ہوتے ہی اس کی اطلاع دفتر کو دے دیا کریں۔ تا دفتر اس کے متعلق مناسب کارروائی کر سکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

## زندہ خدا کا زندہ نشان (بقیہ صفحہ ۲)

وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

چنانچہ بعد کے دوسرے الہامات کے ذریعہ سے اس مصلح موعودؓ کی پیدائش کے لئے نو سالہ میعاد مقرر کی گئی تھی اس میعاد میں ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے وہ فرزند دلبند عطا فرمایا جو جماعت احمدیہ کا موجودہ امام ہے۔ جس کی زیر قیادت اس وقت تمام دنیا میں اسلام کا ڈنکا بج رہا ہے اور جس کی روحانی توجہ سے آج لاکھوں کی جماعت اسلام اور بانیٔ اسلام کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے ہر وقت کمربستہ ہے۔

علاوہ ازیں یہ پیشگوئی اپنے اندر اُن تمام معجزات و کرامات کو لئے ہوئے ہے۔ جن کی طرف براہین احمدیہ کے اشتہار میں ذکر کیا گیا تھا۔ اور جن کے دیکھنے کے متعلق قادیان کے ہندو و آریہ حضرات نے خواہش ظاہر کی تھی۔ اور عجیب تر امر یہ کہ خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق جس وجود کو بنایا اور جس کے ذریعہ اس عظیم الشان نشان کا اظہار ہوا۔ وہ بھی قادیان کی مقدس سرزمین میں پیدا ہوا۔ اور اس میں پروان چڑھا اور انہیں لوگوں کے دیکھتے دیکھتے اُسے خدا تعالیٰ نے اُس طرح زندہ نشان بنایا جس کا اُس نے اپنی کلام میں وعدہ کیا تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کے وجود باجود کے اندر اس مفصل پیشگوئی کی ایک ایک علامت بوجہ اتم پائی جاتی ہے۔ اور ہر وہ شخص جو ادنیٰ فہم و فراست بھی رکھتا ہے۔ اس سے انکار نہیں کر سکتا خدا کا یہ خاص فضل ہے کہ آپ ہی کی قیادت سے آج ایشیاء یورپ امریکہ اور افریقہ کے ہزاروں افراد حلقہ بگوش احمدیت ہو رہے ہیں۔ اور غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کے بیسیوں مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اور آج اس جماعت کو ایک عالمگیر وسعت اور بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ بیشک دنیا پر سورج غروب ہو جاتا ہے لیکن جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اس کے ماننے والے نئی اور پرانی دنیا کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔ بلکہ اس روحانی جماعت میں داخل ہونے والا ہر نیا آدمی اس زبردست پیشگوئی کا زندہ ثبوت بنتا ہے کہ خدا کا کلام پورا ہوا اور اُس کا فرستادہ اُس کی طرف سے حق و حکمت لے کر آیا تھا۔

یہ پیشگوئی بذات خود زندہ خدا کا زندہ نشان ہے۔ جو ہر چشم وا کے لئے اپنے اندر کئی قسم کی برکتیں اور رحمتیں لئے ہوئے ہے۔ خدا کا یہ خاص فضل ہے۔ کہ اُس نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو خدمتِ اسلام اور خدمتِ بنی نوع کے وہ مواقع بہم پہنچائے کہ آپ کے اشد ترین مخالف بھی ان سے انکار نہیں کر سکتے۔ چونکہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ خدا کے منور چہرہ کو دنیا پر دکھانے کے لئے آئے تھے۔ اور ہر نبی وقت کی طرح آپ بھی مخلوق خدا کا تعلق اپنے خالق سے قائم کرنے کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ اسی لئے خدا نے اس عظیم الشان نشان بھی آپ کو دیا۔ جس کی بے نظیری کی تحدی کی گئی اور الہام الٰہی میں فرمایا گیا:۔

"اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۶۱)

پس مبارک ہے وہ شخص جو اس آسمانی آواز پر کان رکھتا اور اس کے مطابق روحانی اصلاح کی طرف توجہ کرتا ہے۔ کیونکہ اس وقت دنیا میں سکھ چین اور امن کا یہی سرچشمہ ہے۔ دنیا مادی اسباب میں اُن کو تلاش کرتی ہے مگر جلد اس سے مایوس ہوگی اور لازماً اسی کی طرف اسے متوجہ ہونا پڑے گا۔

---

## ایک ضروری اعلان

پیشتر ازیں نظارت بیت المال اور نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے یہ اعلان کروائے جا چکے ہیں کہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشادات کی روشنی میں مبلغین کو جماعتوں کے سو فی صدی بجٹ کی وصولی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور وہ جہاں دیگر تبلیغی و تربیتی کاموں کی نگرانی کے ذمہ دار ہیں۔ وہاں ادائیگی چندہ جات کے لئے بھی برابر کے ذمہ دار ہوں گے۔ ہر دو نظارتوں کے اعلانات کے بعد بعض مبلغین کی طرف سے دریافت کیا گیا ہے۔ کہ کیا وہ خود چندہ وصول کرکے بھجوانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ ایسے مبلغین اور جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ وصول کرکے بھجوانے اور اس کا حساب رکھنے کی ذمہ داری سیکرٹریان مال کی ہوگی۔ مبلغین یا انسپکٹر بیت المال کا کام خود چندہ وصول کرنا یا اُسے مرکز میں بھجوانا نہیں ہے۔ ان کا کام اس سلسلہ میں سیکرٹریان مال کی امداد ہے۔ دوستوں میں تحریک کرنا ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی جگہ مقامی کارکنان کی معذوری کے باعث مبلغ کو اس کام کی ذمہ داری کے لئے معین طور پر ہدایت کی جائے۔

پس مبلغین کو چاہیئے۔ کہ وہ وصولی بجٹ کا جائزہ لیتے رہیں۔ اور انفرادی و اجتماعی تحریک کرتے رہیں۔ اگر کوئی رقم چندہ ان کے پاس وصول بھی ہو۔ تو وہ مقامی سیکرٹری مال کے ذریعہ سے مرکز میں بھجوا دی جائے۔ اور متعلقہ فرد سیکرٹری مال سے نظارت بیت المال کی مطبوعہ رسید حاصل کرے۔

ناظر بیت المال قادیان

---

## ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق احباب جماعت اور احمدی مستورات کی ذمہ داری

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے اور جس طرح نماز کا تارک اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجرم ہے اسی طرح جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو اس کو ادا نہ کرنے والا قابلِ مواخذہ ہے۔ لیکن بعض لوگ اپنی غلط فہمی اور لاعلمی سے چندہ عام و حصہ آمد کو زکوٰۃ کا قائم مقام تصور کرتے ہوئے اس کی ادائیگی سے کوتاہی برتتے ہیں۔ اسی طرح جماعت کے کئی دوست اور مستورات زکوٰۃ کو اپنے طور پر مقامی مستحقین میں خرچ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ نہ ہی تو کسی قسم کا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام ہو سکتا ہے اور نہ ہی بلا اجازت مرکز زکوٰۃ کی واجب رقم کو اپنے طور پر خرچ کی جانی مناسب ہے۔ زکوٰۃ کی جملہ رقوم کو جو مرکز میں بھجوانے کے متعلق ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:۔

"ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی امر مانع نہیں ہے وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ چاہیئے کہ ہر ایک زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں جماعت کے تمام دوستوں اور بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہر ایک اپنے ذمہ واجب الادا رقم زکوٰۃ کا جائزہ لے۔ اور جس پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہو وہ جلد جلد تمام رقم مرکز میں بھجوا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو۔ اگر کسی جگہ مقامی مستحق پر زکوٰۃ کا کچھ حصہ خرچ کیا جانا ضروری ہو۔ تو اس بارہ میں تفصیلی کوائف بھجوا کر نظارت بیت المال سے اس کی اجازت حاصل کی جانی ضروری ہے۔

یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ احمدی مستورات اپنے زیورات پر ادائیگی زکوٰۃ میں عموماً سستی کرتی ہیں۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ سے اُن کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

---

## شکریہ

نظارت ہذا کی تحریک پر مکرم جناب بی۔ ایم بشیر احمد صاحب وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگلور نے بدر کے سات نئے خریدار مہیا فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

---

## درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی ملک عصمت اللہ خاں صاحب شدید بیمار ہو کر میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ہڈیوں کا پنجر ہو چکے ہیں۔ قدرے افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

ملک صلاح الدین قادیان

# وصیتیں

وصایا اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی مومن کو کوئی اعتراض ہو تو اس کی درستی ہو سکے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

**نمبر ۱۴۲۵۴** میں نجم النساء بیگم زوجہ قریشی عبد الرشید صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) چوڑیاں طلائی ۳ تولہ (۲) کانٹے طلائی ۲ تولہ (۳) ٹکہ طلائی ¼ ۱ تولہ (۴) انگوٹھیاں طلائی چھ ماشہ (۵) پن طلائی ۹ ماشہ کل پانچ تولہ زیور قیمتی /۷۵۰ روپے ہیں جس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں آئندہ بھی جو زیور یا جائیداد پیدا کروں گی اسکے ⅒ حصہ کی وصیت بھی کرتی ہوں اس کے علاوہ مبلغ /۵۰۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے جس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ دس روپے ماہوار مجھے جیب خرچ ملتا ہے جسکے ⅒ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ دو عدد مکانات محلہ مسجد اقصیٰ قادیان میں جو قیمتی دس ہزار روپے صرف ان میں میرا نصف حصہ ہے۔ یہ جائیداد عارضی طور پر میرے قبضہ میں نہیں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہوا کی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ نجم النساء بیگم۔ گواہ شد عبد العزیز قریشی ہیڈ ڈیپو پرچیکنشنر ربوہ۔ گواہ شد عبد الرشید قریشی خاوند موصیہ۔

**نمبر ۱۴۲۵۵** میں مسمی امام الدین ولد مسمی سمند بخش قوم سیال پیشہ بال سیکر عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن محلہ حاجی پورہ سیالکوٹ ڈاکخانہ گندم منڈی ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان پختہ واقع محلہ حاجی پورہ جس کا رقبہ اڑھائی مرلہ ہے جس کی قیمت اندازاً مبلغ /۱۵۰۰ پندرہ صد روپیہ ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میری مزدوری کی آمدنی اوسط قریباً مبلغ /۴۰ روپے ہے اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں جو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد بقلم خود امام الدین موصی محلہ حاجی پورہ شہر سیالکوٹ۔ گواہ شد بقلم خود ملک محمود سومی اسحاق انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد صوفی محمد عبد اللہ پریذیڈنٹ حلقہ حاجی پورہ سیالکوٹ۔

**نمبر ۱۴۲۴۸** میں حمید اللہ عابد ولد میاں سراج دین قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تین ماہ اٹھارہ دن پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ماہوار آمد اس وقت مبلغ /۷۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد حمید اللہ عابد۔ گواہ شد عبد الرشید بقلم خود ابن عبد الحی مرحوم کلرک دفتر وصیت۔ گواہ شد محمد جمیل دفتر وصیت ربوہ۔

**نمبر ۱۴۲۴۷** میں عبد الرب ولد چوہدری عبد الواحد صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۸ ایم۔بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ملکیت کوئی نہیں ہے گورنمنٹ پاکستان کی موجودہ شرائط کے مطابق پندرہ ایکڑ زمین نقل میں قیمتاً خرید کی ہے جس کی اقساط مقررہ مدت میں ادا کرنے کے بعد حقوق ملکیت حاصل ہوں گے۔ میری موجودہ آمد مذکورہ زمین کے ذریعہ سالانہ /۳۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اس آمد کے ⅒ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی ⅒ حصہ کے رو سے یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبد الرب بقلم خود۔ گواہ شد عبد الواحد بقلم خود چک ۳۸ ایم۔بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال چک ۳۸ ایم۔بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا

**نمبر ۱۴۲۳۶** میں رانی بیوہ احمد بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن چک ۳۸ ایم۔بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ مورخہ ۱۷/۱۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد یہ تفصیل ذیل ہے (۱) مہر اسّی روپے (۲) ڈنڈیاں چاندی اڑھائی تولہ قیمتی اندازاً چار روپے (۳) نقد سو روپے کل یکصد روپیہ میں اسکے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اس کے علاوہ جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا رانی بیوہ احمد بخش۔ گواہ شد محمد ابراہیم دفتر وصیت حال چک ۳۸ ایم۔بی سرگودھا۔ گواہ شد عبد الواحد ولد احمد بخش بقلم خود چک ۳۸ ایم۔بی تحصیل خوشاب۔

**نمبر ۱۴۲۴۵** میں شیخ عنایت اللہ ولد شیخ خدا بخش صاحب قوم خواجہ شیخ پیشہ دکانداری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن تخت ہزارہ ڈاکخانہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۵۵ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد میں سے ایک مکان خام واقع تخت ہزارہ ہے جس کی قیمت موجودہ اندازاً تین صد روپیہ ہے اس کے علاوہ میرا گذارہ دکانداری کے ذریعہ پر ہے جس کی سالانہ آمد تقریباً دو صد روپیہ تک ہو جاتی ہے میں تازیست اپنی حصہ آمد کے ⅒ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عنایت اللہ بقلم خود۔ گواہ شد راجہ بشیر الدین احمد خورشید ساکن نذو راجہ حال مدرس تخت ہزارہ ضلع سرگودھا گواہ شد سید حسن شاہ دیہاتی مبلغ مقیم تخت ہزارہ ساکن کھوتکہ ضلع سرگودھا۔

**نمبر ۱۴۲۴۱** میں شیخ محمد نعیب ولد شیخ قطب الدین مرحوم قوم ککے زئی پیشہ سابق ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن سابق قادیان حال خانقاہ ڈوگراں ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری خود پیدا کردہ جائیداد غیر منقولہ قادیان میں ایک دو منزلہ مکان اور اس کے سامنے تین مرلہ زمین ہے اور موضع کھارہ میں اراضی زرعی ۳۸ کنال ۱۷ مرلہ رہن باقبضہ ہے۔ جب خدا تعالیٰ قادیان دلادے اور یہ مذکورہ بالا جائیداد میرے قبضہ میں آوے تو اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ میری وفات پر اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یا میرے وارث اس کے دسویں حصہ کی قیمت مروجہ وقت نقد ادا کر دیں۔ اور موضع چھینہ متصل خانقاہ ڈوگراں تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں کھارہ متصل قادیان کی اراضی کے عوض ۲۶ کنال ۱۴ مرلے اراضی زرعی نہری عارضی متصل میرے نام الاٹ ہوئی ہوئی ہے جس پر میرا قبضہ ہے مگر حکومت پاکستان کے قوانین کے تحت مجھے اس کے رہن۔ بیع۔ ہبہ کرنے کے حقوق حاصل نہیں (۲) موضع شہاب پورہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں میری بیوی کا ایک باغ ۵ کنال ۱۶ مرلہ تھا اس کے عوض مجھے چھینہ میں ایک باغ خسرہ نمبری ۲۲ ۱۲۱ الاٹ ہوا ہے۔ جو نہری ہے اس میں چہارم حصہ میرا ہے لہذا میں سردست اراضی اور باغ کے اپنے حصہ کی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آمد کا دسواں حصہ بعد وضع اخراجات معاملہ سرکار وغیرہ خزانہ صدر انجمن میں باقاعدہ داخل کرتا رہوں گا (۴) اگر قادیان و کھارہ والی جائیداد پر میرا قبضہ ہوگا یا جب پاکستان میں الاٹ شدہ جائیداد کے حقوق مالکانہ مجھے مل جائیں تو تب جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت متصور ہوگی اور آمد جائیداد کی وصیت منسوخ سمجھی جائے گی اور میرے مرنے پر اس جائیداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان یا ربوہ جیسی کہ صورت ہو مالک ہوگی (۵) اگر میں آئندہ کوئی جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع بھی مرکز میں دوں گا اس کے بارہ میں بھی مذکورہ بالا وصیت حاوی ہوگی لہذا یہ چند سطور لکھ دی ہیں کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے۔ العبد محمد نعیب ولد قطب الدین۔ گواہ شد صوبیدار عبد الرحمن پنشنر ولد شیخ محمد نعیب موصی ساکن خانقاہ ڈوگراں۔ گواہ شد محمد طفیل بقلم خود سیکرٹری مال خانقاہ ڈوگراں۔

**نمبر ۱۴۲۳۹** میں دوست محمد مہاجر ولد چوہدری نبی بخش صاحب قوم ٹھگر پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۴ء ساکن چک ۲۳۲ بادے دانا رسابق اجمیر ضلع ہوشیارپور) ڈاکخانہ چک ۱۳۲/R.B رسالیوالا ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر نومبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں موضع اجمیر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور کا مہاجر ہوں اور اس وقت مجھے اپنی سابقہ سکونت کی زمین کے عوض چک ۲۳۲/R.B بادے والا ضلع لائلپور میں دو کیلے زرعی اراضی قسم نہری الاٹ ہے اس کے علاوہ میرا کچھ دکانداری کا کاروبار ہے۔ زمینداری اور دکانداری کی آمدنی کا سالانہ اندازہ مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے میں اپنی اس آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور میں یہ حصہ آمد انشاء اللہ ششماہی یا سالانہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کر دی ہے کہ سند رہے۔ العبد دوست محمد بقلم خود۔ گواہ شد چوہدری نور محمد احمدی چک ۲۳۳/R.B کوٹھی جھنڈا سنگھ ضلع لائلپور۔ گواہ شد نیفض احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

**نمبر ۱۴۲۳۸** میں نور محمد مہاجر ولد خدا بخش صاحب عربی برادر قوم ٹھگر پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن چک ۲۳۳/ر۔ب کوٹھی جھنڈا سنگھ رسابق اجمیر ضلع ہوشیارپور) ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۵۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں موضع اجمیر ڈاکخانہ و تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور کا مہاجر ہوں۔ مجھے اپنی ملکیت واقعہ سابقہ سکونت کے عوض چک ۲۳۳/ر۔ب کوٹھی جھنڈا سنگھ ضلع لائلپور میں صرف بارہ کنال زرعی اراضی قسم نہری الاٹ ہوئی ہے اور میرا گذارہ اسی زمین کی آمدنی پر ہے۔ جس کا زیادہ سے زیادہ اندازہ مبلغ سو روپیہ سالانہ ہے کیونکہ میں نے یہ زمین غلہ بٹائی پر دی ہوئی ہے میں اکیلا فرد ہوں میری بیوی اور اولاد کوئی نہیں ہے میں اپنی اس آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں والنشاء اللہ تعالیٰ ششماہی یا سالانہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کر دی ہے کہ سند رہے۔ العبد نور محمد موصی مذکور ساکن چک ۲۳۳/ر۔ب کوٹھی جھنڈا سنگھ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور۔ گواہ شد مہر علی ولد دل میر قوم ڈوگر احمدی ساکن چک ۲۳۳/ر۔ب کوٹھی جھنڈا سنگھ تحصیل و ضلع لائلپور۔ گواہ شد نیفض احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

# ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں

## دوسرا پنج سالہ پلان

دہلی ۸ر فروری۔ بھارت سرکار نے ترقی کے دوسرے پنج سالہ پلان کے دو مقاصد بیان کئے ہیں۔ ان میں یہ درج ہے۔ ملک میں رہن سہن کے معیار کو اونچا کرنے کے لئے قومی آمدنی میں نمایاں اضافہ کیا جائے گا۔ بنیادی اور بھاری صنعتوں کی ترقی پر زور دیتے ہوئے ملک میں تیزی سے صنعتیں قائم کی جائیں گی۔ روزگار کے مواقع میں بھاری توسیع کی جائے گی۔ آمدنی اور دولت کی نابرابری میں کمی کی جائے گی۔ اور اقتصادی طاقت کی زیادہ مساوی تقسیم کی جائے گی۔ اس پلان کا مقصد سوشلسٹ طرز کا سماجی نظام قائم کرنا ہے۔ دوسرے پنجسالہ پلان میں زیادہ زور صنعتی اور معدنیاتی ترقی کی طرف دیا گیا ہے۔ دوسرے پانچسالہ پلان کا مسودہ ۲ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کے چودہ ابواب ہیں۔ اسے منصوبہ بندی کی طرف سے عام طور پر اطلاع اور اظہار رائے کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ ان آراء پر غور کرنے کے بعد دوسرے پانچسالہ پلان کو مکمل طور پر پیش کیا جائے گا۔ حکومت نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ قومی آمدنی جو ۵۶-۱۹۵۵ء میں دس ہزار آٹھ سو کروڑ روپے ہے ۶۱-۱۹۶۰ء میں تقریباً ۸۰ء ۱۳ ہزار کروڑ روپیہ ہو جائے گی۔ یعنی قومی آمدنی میں تقریباً ۲۵ فی صدی کا اضافہ ہوگا۔ اس سے فی کس آمدنی میں تقریباً ۱۸ فی صدی کا اضافہ ہوگا۔ یعنی ۵۶-۱۹۵۵ء کی فی کس آمدنی جو ۲۸۱ روپیہ ہے ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۳۳۰ روپیہ ہو جائے گی۔ اس کے مقابلے میں پہلے پلان میں فی کس آمدنی میں ۱۰ نیصدی کا اضافہ تجویز کیا گیا تھا۔ دوسرے پلان میں زرعی پیداوار میں ۱۸ نیصدی اضافہ کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس کی پیداوار میں ایک کروڑ ٹن یعنی ۱۵ نیصدی کا اضافہ ہوگا۔ اور کپاس میں ۳۴ نیصدی چینی ۲۹ نیصدی اور تیل کے بیجوں میں ۲۱ نیصدی اضافہ کی توقع ہے۔ قومی توسیع اور اجتماعی ترقی کے کاموں سے جو آبادی مستفید ہو رہی ہے وہ دوسرے پلان میں ۸ کروڑ سے بڑھ کر ساڑھے بتیس کروڑ۔ ۲۱ لاکھ ایکڑ کا اضافہ متوقع ہے۔ جبکہ پہلے پلان میں آبپاشی رقبہ ایک کروڑ ۷۰ لاکھ ایکڑ اضافہ تجویز کیا گیا تھا۔ بجلی کی پیداوار میں ۳۴ لاکھ کلوواٹ کا اضافہ ہوگا۔ ملک میں فولاد۔ کوئلے سیمنٹ اور کھاد کی پیداوار میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا۔ منصوبہ کے مطابق فولاد کی پیداوار ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۴۳ لاکھ ٹن ہو جائے گی۔ کوئلے کی پیداوار ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن سے بڑھ کر ۱۰ کروڑ ٹن۔ سیمنٹ کی پیداوار ۴۸ لاکھ ٹن سے ایک کروڑ ٹن نائٹروجن کی کھاد ۴ لاکھ ٹن سے ۱۶ لاکھ ٹن اور فاسفیٹ کھاد ایک لاکھ ٹن سے ۷ لاکھ ٹن ہو جائے گی۔ پیداواری مقاصد کے لئے استعمال ہونے والے سامان کی ساخت میں ۱۵۰ فی صدی کا اضافہ متوقع ہے تعلیم صحت۔ نمائش بے گھر افراد کی بحالی اور دیگر سماجی سروسز میں بھی کافی ترقی ہوگی۔

**شہید نگر۔** ۹ر فروری۔ آج صبح کانگرس کے تاریخی ترنگے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر صدر کانگرس مسٹر ڈھیبر نے اعلان کیا جب پرسوں پہلی بار جھنڈا لہرایا گیا تھا۔ تو ہم نے عہد کر لیا تھا کہ نہ صرف ہند کا ایک حصہ بلکہ پورا ملک آزاد ہونا چاہیئے آج صبح مسٹر ڈھیبر نے آٹھ ہزار افراد کے سامنے ۶۱ فٹ بلند ستون پر جھنڈا لہراتے ہوئے شہید نگر میں اپنی مصروفیات کا آغاز کیا انہوں نے اقوام سے اپیل کی کہ ہم آج آزاد ہیں لیکن ہمیں متحد ہونا چاہیئے ہمیں کسی حالت میں ایک دوسرے سے الگ نہیں ہونا چاہیئے۔

**شملہ۔** ۱۱ر فروری۔ وزیراعظم پنڈت نہرو نے آج شام شہید نگر میں کانگرس کے کھلے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ... کہا کہ کئی بار میرے دل میں آتا ہے کہ میں پانچ دس سال کے لئے بین الاقوامی معاملوں میں مداخلت کرنا چھوڑ دوں اور بھارت کی ترقی کے لئے کام کروں۔

**شہید نگر۔** امرت سر ۱۱ر فروری ——— آج شام وزیراعظم پنڈت نہرو نے کانگرس کے کھلے اجلاس میں تقریر کی۔ انہوں نے کہا۔ ملک کی خارجہ پالیسی میں نے یا کسی اور نے نہیں بنائی۔ بلکہ کئی سالوں سے کانگرس کی سرگرمیوں کے دوران میں بنی ہے۔ یہ پالیسی یہ ہے کہ کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کریں گے۔ اور نہ کسی پاور بلاک میں ہی شامل ہوں گے۔ اگر ایسا کرنے سے کوئی ملک ناراض ہوتا ہے تو اس کی طرف بھی دوستی کا ہاتھ بڑھائیں گے۔ پنڈت نہرو نے معاہدہ سیٹو اور بغداد پیکٹ کا بھی ذکر کیا اور کہا دنیا میں دو طرح کے معاملات ہیں۔ جن میں ہمیں دخل دینا پڑتا ہے۔ ایک وہ جن کا براہ راست ہم پر اثر ہوتا ہے اور دوسرا جن سے دنیا کے امن میں خلل پڑتا ہے۔

**شہید نگر۔** ۱۱ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جنوری ۱۹۵۷ء میں عام انتخابات کے پروگرام کے پیش نظر کانگرس کا آئندہ اجلاس حسب معمول جنوری میں نہیں ہوگا بلکہ عام انتخابات ختم ہو جانے کے بعد ۱۹۵۷ء کے آخر میں ہوگا۔

**لنڈن۔** ۱۱ر فروری۔ روسی خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ روس مصر کو قاہرہ میں ایٹمی لیبارٹری قائم کرنے کے لئے ٹیکنیکل اور سائنٹیفک امداد دے گا لیبارٹری کی پلاننگ اور تعمیر کے متعلق مشورہ کے لئے روسی ماہرین۔ ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے روس جا سکیں گے۔

**لنڈن۔** ۱۱ر فروری ——— ملکہ انگلستان کی ہمشیرہ شہزادی مارگریٹ کی موٹر کل ایک لاری سے ٹکرا گئی۔ لیکن وہ بال بال بچ گئیں۔ کل مسٹر ایڈن وزیراعظم کی کار کو بھی حادثہ پیش آیا۔ اور مسٹر ایڈن کو بھی کچھ چوٹیں آئیں۔

**دہلی۔** ۸ر فروری۔ سعودی عرب اور کویت میں ٹڈیوں کے انسداد کے لئے ہندوستانی ماہرین روانہ ہو گئے۔

---

## نظارت تجارت و جائیداد

کے لئے

### ایک ذمہ وار اور تجربہ کار کارکن کی ضرورت

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ایک نئی نظارت یعنی نظارت تجارت و جائیداد کا قیام فرمایا ہے۔ اس نظارت کی غرض یہ ہے صنعتی اور تجارتی کاموں کے ذریعہ سے انجمن کی آمد میں اضافہ کی معقول صورت پیدا کی جائے۔ اور انجمن کی جائیدادوں کی بہتر نگرانی کر کے زیادہ سے زیادہ فائدہ کا انتظام کیا جائے۔ تا انجمن کی مالی حالت مضبوط ہو سکے۔

اس نظارت کے کام چلانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ایک تجربہ کار اور ذمہ دار کارکن کی ضرورت ہے۔ جو دوست مرکز میں ٹھہر کر خدمت کے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں اُن کی درخواست معہ ضروری کوائف نظارت علیا میں ایک ماہ کے اندر اندر آنی چاہیئے۔ سابقہ تجربہ اور کم از کم تنخواہ جس پر درخواست کنندہ کام کرنے کو تیار ہو کی اطلاع دینی ضروری ہو گی۔

نیز صنعتی اور تجارتی امور کے متعلق جو دوست مفید تجاویز اور مشورہ بھجوا سکیں وہ بھی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال، قادیان

---